معذور کے احکام

ہاتھ پاؤں سے معذور طہارت میں کس سے مدد لے:

سوال: ہاتھ پاؤں سے معذور شخص ایک عورت سے یا مرد سے، آب دست وموئے زیر ناف کٹوانے اور پاکی وطہارت کے سلسلہ میں دوسروں سے تعاون لے سکتا ہے یا نہیں؟ اگر تعاون لے سکتا ہے یا لے سکتی ہے تو کس سے؟

الجواب ـــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

موئے زیر ناف اگر بال صفا صابن وغیرہ کوئی چیز لگا کر بلا تعاون صاف کر سکتا ہو تو صاف کرے ورنہ استنجا وطہارت کے طریقہ سے بیوی سے یہ کام لے لے۔ اور عورت ہو تو اپنے شوہر سے یہ کام لے لے۔ اگر یہ دونوں نہ ہوں تو مرد کسی عورت سے نکاح کر کے اس کے ذریعہ سے یہ کام لے اور عورت کسی مرد سے نکاح کر کے کام لے لے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کوئی مرد، مرد کے لئے ہاتھ میں دستانہ باندھ کر کلوخ سے پہلے مبرز صاف کرے پھر پانی سے طاہر کر لے اور بیٹا پوتا نواسہ کو تقدیم ہوگی اور عورت کے لئے بیٹی پوتی نواسی ہوں تو ان سے یا بہو سے ورنہ پھر محرم عورت سے اور پھر کسی بھی عورت سے یہ کام لے لے۔(۱) فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دار العلوم دیوبند سہارنپور (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۱۴۲)

دونوں ہاتھ کٹا ہوا کیسے وضو کرے:

سوال: ایک شخص جس کے دونوں ہاتھ کہنیوں تک کٹے ہوئے ہیں تو وہ پیشاب، پاخانہ کر کے کس طرح پاکی حاصل کرے؟ کیا دوسرے کو حق ہوگا کہ وہ اس کے مخرج کو اپنے ہاتھ سے پاک کرے اگر نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے تو وہ اس صورت میں کیا کرے گا؟ نیز اس کے وضو کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــ حامداً ومصلیاً

اگر وہ پانی استعمال نہیں کر سکتا تو جواز نماز کے لیے دوسرے سے مخرج دھلوانے پر شرعاً مجبور ومکلّف نہیں بغیر پانی

(۱) قولہ" أصلاً سقط کمریض "فی التاتارخانیة: الرجل المریض إذا لم تکن له امرأة ولا أمة وله ابن وأخ وهو لایقدر علی الوضوء، قال: یوضئه ابنه أو أخوه غیر الاستنجاء فإنه لایمس فرجه ویسقط عنه، والمرأة المریضة ...ولایخفیٰ أن هذا التفصیل یجری فی من شلت یداه لأنه فی حکم المریض. (ردالمحتار: ۱/۳۴۱، فصل فی الاستنجاء وکذا فی التاتارخانیة: ۱/۱۰۴، کتاب الطهارة، انیس)

استعمال کیے ہوئے اس کی نماز درست ہوگئی۔(۱)

ایسی مجبوری کی حالت میں وضو کی جگہ صرف چہرہ کی جگہ دیوار وغیرہ پر کسی طرح مسح کرے کہ چہرہ کا تیمّم ہو جائے، اس کی بھی قدرت نہ ہو تو ویسے ہی نماز پڑھ لے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

جواب صحیح ہے، ہاں اس کی منکوحہ یہ خدمت کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔(۳) اور اس کو اس پر ثواب بھی ملے گا، اس کو ایسا کرنا افضل بھی ہے۔ بندہ نظام الدین عفی عنہ (فتاویٰ محمودیہ:۵/۴۰و۴۱)

ہاتھ پیر دونوں کٹے ہوئے ہوں تو وضو کس طرح کرے:

سوال: ایک شخص ہے جس کے ہاتھ پیر دونوں کٹے ہوئے ہیں وہ وضو پر قادر نہیں، وہ نماز کس طرح ادا کرے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

بلا وضو نماز ادا کرے، البتہ اگر مرفقین یا کعبین میں سے کوئی حصہ باقی ہے تو مقدار فرض کا دھونا واجب ہے۔

’’ولو قطعت يده أو رجله فلم يبق من المرفق والكعب شيء سقط الغسل ولو بقي وجب‘‘. (كما في الشامي :۱/۶۹) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔(حبیب الفتاویٰ:۴/۴۱۔۴۲)

مریضِ رعشہ کا حکم جو وضو اور استنجے پر قادر نہ ہو:

سوال: میرے بدن میں رعشہ ہے، جس کی وجہ سے چھوٹا بڑا استنجا بھی پوری طرح نہیں ہوسکتا ہے، اور وضو بھی باوجود کوشش کے پوری طرح نہیں ہوسکتی، کہیں سے خشک بھی رہ جاتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ ایسی حالت میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ

صورت مسئولہ میں اس شخص کو چاہئے کہ ڈھیلے سے استنجا کرلیا کرے رعشہ پانی کا لوٹا اٹھانے سے تو مانع ہوگا، مگر ڈھیلے کے اٹھانے سے مانع نہ ہوگا، پس ڈھیلوں سے استنجا کرلیا کرے اور وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کرلیا کرے

---

(۱) مسئلہ: اگر بایاں ہاتھ بالکل کٹا ہوا ہو اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا ممکن نہ ہو بایں طور کہ داہنا ہاتھ زخمی ہو یا پوچھنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو اور نہ نلکی کا پانی ہو نہ جاری پانی ہو جس سے وہ صفائی کر سکے اور نہ ہی کوئی پانی بہانے والا ہو تو اس حالت میں استنجا نہیں کریگا۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ زخمی ہو ں یا کٹے ہوئے ہوں اور اس کی بیوی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو جو استنجا کرائے تو ایسی حالت میں استنجا ساقط ہو جائے گا۔ یہی حکم اس مریض یا مریضہ کا ہے جس کے لیے خود سے پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد دھونا یا پوچھنا ممکن نہ ہو اور نہ عورت کے لیے شوہر موجود ہو یا شوہر کے لیے بیوی موجود ہو جو استنجا کرائے، تو ایسے شخص سے استنجا ساقط ہو جائے گا۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ:۱/۱۰۴۔الدر المختار:۱/۳۴۱)۔(طہارت کے احکام ومسائل،ص۲۲۴،انیس)

(۲) ولوقطعت يده أورجله فلم يبق من المرافق والكعب شئ سقط الغسل ولوبقي وجب، الفتاوٰى العالمگيرية: ۱/۵، الفصل الأول فى فرائض الوضو (رشيديه) من قطعت يداه ورجلاه وبوجهه جراحة يصلى بلاوضوء ولاتيمم ولايعيد، (الدرالمختار) قوله ”وبوجهه جراحة“ قيد به لأنه لو كان سليماً مسحه على الجدار لقصد التيمم. (ردالمحتار، كتاب الطهارة: ۱/۸۰. سعيد، وكذا فى البحرالرائق: ۱/۱۴، دارالمعرفة، بيروت، لبنان)

(۳) قوله” أصلاً سقط كمريض “فى التاتارخانية: الرجل المريض....... (ردالمحتار: ۱/۳۴۱، فصل فى الاستنجاء وكذا فى التاتارخانية: ۱/۱۰۴، كتاب الطهارة)

بشرطیکہ سائل صاحب اولا د وصاحب زوجہ نہ ہو اور خدمت کے لئے نوکر رکھنے پر بھی قادر نہ ہو، یا صاحب اولا د وزوجہ ہو اور وہ اس کو وضو اور استنجا کرانے پر راضی نہ ہوں اور اگر بیوی اس پر راضی ہو کہ وضو اور استنجا کرادے تو پھر اسکو تیمّم جائز نہیں اور بعض صورتوں میں صرف ڈھیلے سے استنجا بھی جائز نہیں یعنی جب کہ نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جائے اور بیوی استنجا کرانے پر راضی ہو۔

قال فی الدر،باب التیمم:(أولمرض) یشتد أویمتد بغلبة ظن أوقول حاذق مسلم ولوبتجربة،أو لم یجد من یوضئه، فإن وجد ولو بأجرة مثل وله ذلک لایتیمم فی ظاهر المذهب کمافی البحر،آه قال الشامی: حاصل ما فیه أنه إن وجد خادماً: أی من تلزمه طاعته (فی مثل ذلک) کعبده وولده وأجیره لایتیمم اتفاقاً،وإن وجد غیره ممن لو استعان به أعانه ولو زوجته، فظاهر المذهب أنه لایتیمم أیضاً بلاخلاف،وقیل علٰی قول الإمام یتیمم،وعلٰی قولهما،لا،کالخلاف فی مریض لایقدرعلی الاستقبال أوالتحول من الفراش النجس ووجد من یوجهه أویحوله،الخ.(ج۱ص۲۴۰)

تنبیہ: استنجا میں بیوی کے سوا کسی اور سے مدد لینا جائز نہیں، ہاں وضو و غسل میں اولاد اور نوکر سب سے مدد لینا جائز بلکہ ایسے معذور پر واجب ہے۔لیکن غسل میں پردہ کا اہتمام لنگی وغیرہ سے لازم وضروری ہے، واللہ اعلم

۲۵ / ربیع الاول ۴۷ھ۔(امدادالاحکام جلداول،ص۳۷۵و۳۷۶)

معذور وضو کرانے کے لئے ملازم رکھ سکتا ہو تو رکھنا ضروری ہے:

سوال: ۱۲/ سال کے لڑکے کا کمر سے لے کر نیچے کا حصہ بالکل بے حس ہے۔ لیٹا ہوا، خود اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا اور کمزور بھی اس قدر ہے کہ ایک پانی کا گلاس خود اٹھا کر چار پائی سے نہیں پی سکتا، پاخانہ، پیشاب بھی دوسرا آدمی اس کو کراتا ہے۔ وہ قریب البلوغ ہے اور خوب سمجھ دار ہے اس پر نماز کا کیا حکم ہے؟ کپڑا بالکل پاک نہیں رکھتا۔ وضو بھی نہیں کر سکتا۔ بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ دوسرے آدمی کے بغیر وہ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ کیا وہ ایسے ہی بغیر وضو نماز پڑھ لے یا اسے وضو کرانا ضروری ہے؟

الجواب

اس لڑکے پر بعد از بلوغ نماز فرض ہوگی گھر کے لوگوں میں سے کوئی آدمی اس کا وضو کرا دیا کرے۔ اگر اس لڑکے کی ملک میں کوئی مال یا جائیداد ہو تو وضو کرانے کے لئے ایک تنخواہ دار آدمی مقرر کر دیا جائے یعنی خادم کا انتظام کر دیا جائے۔ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہو سکتی ہوں تو یہ لڑکا تیمّم کر کے نماز ادا کر لیا کرے۔ حاصل یہ ہے کہ نماز کے وقت کوئی وضو کرانے والا ہو تو وضو کرانا ضروری ہے ورنہ تیمّم کر کے نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔(۱)

(۱) فی التاتارخانیة:الرجل المریض إذا لم تکن له امرأة ...... الخ.(ردالمحتار:۳۴۱/۱،فصل فی الاستنجاء وکذا فی التاتارخانیة:۱۰۴/۱،کتاب الطهارة)

وإن وجد غيره ممن لو استعان به أعانه ولو زوجته فظاهر المذهب أنه لا يتيمم أيضاً بلا خلاف. (شامی: ۲۱۵/۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ بندہ عبدالستار عفی عنہ، نائب مفتی خیر المدارس، ملتان، ۱۵/۱/۱۳۸۱ھ

الجواب صحیح: محمد عبداللہ غفرلہ، مفتی خیر المدارس، ملتان (خیر الفتاویٰ: ۴۸/۲)

بلا طہارت نماز درست ہونے اور نہ ہونے کی تفصیل:

سوال: ایک عاجز شخص اپنی حرکت سے خود بخود اٹھ بیٹھ نہیں سکتا ہے جس کی وجہ سے وضو اور تیمّم سے بھی عاجز ہے اور نہ کوئی مستقل معاون موجود ہے، تو وہ شخص کیسے نماز پڑھے؟ باطہارت یا بلا طہارت؟

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلياً

معذور بعذر سماوی کے لئے شرعاً بلا طہارت نماز پڑھنا درست ہے، جیسا کہ وہ شخص جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کٹے ہوئے ہوں اور چہرہ زخمی ہو۔

مقطوع اليدين والرجلين إذا كان بوجهه جراحة يصلي بغير طهارة ولا تيمم ولا يعيد وهذا هو الأصح، كذا في الظهيرية. (عالمگیری: ۳۱/۱، هكذا في نور الإيضاح: ص ۴۶، باب التيمم)

چونکہ وضو اور تیمّم سے عاجز شخص جس کے لئے کوئی معاون بھی نہیں وہ بھی معذور ہے، لہذا بلا طہارت نماز پڑھے گا، خلاصہ یہ کہ جس شخص کو وضو یا تیمّم پر قدرت نہ ہو اور نہ کوئی معاون ہو، اس کے لئے بلا طہارت نماز پڑھنا درست ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم، حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔ (حبیب الفتاویٰ: ۵۷/۶)

پانی اور مٹی دونوں نہ ہو تو کیا کرے:

سوال: زید گاڑی پر سفر کر رہا ہے اور بے وضو ہے ادھر نماز کا وقت ہو چکا ہے اور پانی بھی معدوم ہے نیز نماز پڑھنے کے لیے گاڑی میں جگہ بھی موجود نہیں ہے تو کیا بلا وضو بالاشارہ نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟

دوسری صورت اگر اس کو وضو تو ہے لیکن جگہ نہیں تو عدم موضع کی وجہ سے نماز بالاشارہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

مذکورہ دونوں صورتوں میں نماز کے فوت ہونے کا بھی خوف ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

دونوں صورتوں میں جیسے بھی ممکن ہو نماز پڑھ لے مگر بعد میں قضا کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۶/ ربیع الاول ۹۸ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۲۶/۲)

حکم فاقد طہورین:

سوال: اگر بوجہ نہ ملنے پانی یا مٹی کے وضو و تیمّم نہ کر سکے تو نماز کس طور پر پڑھنی چاہیے یا قضا کر دے؟

الجواب

اگر ایسا موقع ہو جائے، تو وہاں تشبہ بالمصلین کرے اور نماز کو قضا کر لے، یہ مذہب امام صاحب (ابوحنیفہ) علیہ الرحمہ کا ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ۲۴۰)

وضو کے بارے میں معذور شرعی کی تعریف کیا ہے:

سوال: معذور شرعی جس کو وقتیہ وضو سے نماز وغیرہ پڑھنے کی اجازت ہے، اس کی مفتیٰ بہ تعریف کیا ہے؟ مجھے ریاح جاری رہتی ہے قریب قریب کوئی نماز بدوں اس کے نہیں گذرتی۔ آیا میرے لئے صرف ایک دفعہ وضو کر لینا ہر وقت کیلئے کافی ہے یا نہیں؟

الجواب

معذور شرعی، ابتداءً اس وقت ہوتا ہے کہ تمام وقت نماز میں کوئی وقت ایسا اس کو نہ مل سکے کہ وضو کر کے نماز بدوں اس عذر کے ادا کر سکے۔

"بأن لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه خالياً عن الحدث الخ (وهذا شرط العذر (في حق الابتداء، وفي)حق (البقاء كفىٰ وجوده في جزء من الوقت) ولومرةً (وفي)حق الزوال يشترط(استيعاب الانقطاع)تمام الوقت (حقيقةً) الخ". (درمختار)(۲)

پس اگر ایک دفعہ بھی تعریف مذکور اس پر صادق آ گئی تو وہ معذور ہو گیا۔ پھر اس وقت تک معذور ہی رہے گا جب تک وہ عذر بالکل منقطع نہ ہو جائے۔ پس ایسے معذور کو وقت میں ایک دفعہ وضو کر لینا کافی ہے، تمام وقت میں اس عذر کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے،(۳) پھر خروج وقت سے وہ وضو باطل ہو جاتا ہے۔ فقط۔ (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۹۸/۱-۲۹۹)

(۱) **فاقد طہورین کا مسئلہ:** جو شخص پانی اور مٹی دونوں سے کسی جگہ محروم ہو اسے فاقد طہورین کہتے ہیں۔ ایسا شخص مثلاً ایسی جگہ قید ہو جہاں ان دونوں میں سے کوئی چیز نہ ہو یا پانی تو ہو مگر اسے پیاس بجھانے کے لیے رکھا ہو۔

اسی طرح مٹی ہو مگر پاک نہ ہو تو ایسے تمام اشخاص نماز کا وقت ہو جائے تو بدوں وضو و تیمّم و بلانیت نماز کرنے کی صورت اختیار کر کے رکوع وسجدہ کریں گے۔ اور اگر زمین پاک نہ ہو تو اشارہ سے رکوع وسجدہ کریں گے اور بعد میں جب پانی یا مٹی مل جائے تو طہارت حاصل کر کے نماز کا اعادہ کر لے۔ (طہارت کے احکام ومسائل: ص ۱۹۹، ۲۰۰، انیس)

(۲) الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، مطلب في أحكام المعذور: ۲۸۱/۱، ظفير

(۳) عن عائشةؓ قالت: جاءت فاطمةؓ بنت أبي حبيش إلىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله! إني امرأة أستحاض فلا أطهر أفأدع الصلاة ؟ قال: لا، إنما ذلك عرق و ليس بالحيضة اجتنبي الصلاة أيام محيضك ثم اغتسلي و توضئي لكل صلاة و إن قطر الدم على الحصير. (ابن ماجة، باب ماجاء في المستحاضة التي قد عدت أيام أقرائها، ص ۸۷، نمبر ۶۲۱، انیس)

معذور شرعی کون:

سوال: خاکسار کو تقریباً ۱۲ برس سے بواسیر کا عارضہ ہے۔ چھوٹا استنجا کر لینے یا پاخانے کے بعد ریاح کی کچھ دیر کے لئے کمی ہو جاتی ہے، اس طرح کسی صورت سے نماز ادا کرتا ہے۔ لیکن بعض وقت اس قدر ریاح کی کثرت رہتی ہے کہ ایک وضو سے ۴ رکعت پڑھنا غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں تابعدار کیا کرے؟

الجواب ______________________

جب تک نماز کے پورے وقت میں اتنا وقت نہ مل سکے کہ وضو اور فرض کو بلا عذر نہ ادا کر سکیں، جب تک انسان معذور شرعی شمار نہیں ہو سکتا، اس لئے بار بار ہی وضو کرنا ہوگا۔ (۱)

البتہ ریاح کو صرف اسی وقت ناقض وضو شمار کیا جائے گا جبکہ ظن غالب ہو جائے کہ ریح خارج ہوئی۔ (۲)

(مکتوبات: ۹۱/۳)۔ (فتاویٰ شیخ الاسلامؒ: ص ۲۲)

طہارت کیلئے معذور ہونے کے کیا شرائط ہیں:

سوال: طہارت کے بارہ میں معذور ہونے کی کیا شرط ہے؟

الجواب ______________________

ابتداء میں معذور شرعی ہونے کیلئے یہ شرط کتب فقہ میں لکھی ہے کہ ایک نماز کا وقت اس پر ایسا گذر جاوے کہ اس میں اس کو اس قدر مہلت نہ ملے کہ وضو کر کے بلا اس عذر کے نماز فرض پوری پڑھ سکے۔

اگر کسی ایک وقت بھی ایسا ہو چکا ہے کہ اس کو مہلت نماز ادا کرنے کی بدوں اس عذر کے نہیں ملی تو وہ معذور ہو گیا، اس کے بعد تمام وقت میں ایک بار بھی عذر مذکور کافی ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۸۴/۱-۲۸۵)

---

(۲) قال فی البحر:" فالحاصل أن صاحب العذر ابتداءً من استوعب عذره تمام وقت صلٰوة. (البحر الرائق: ۲۱۷/۱/ومثله فی المراقی مع الطحطاوی: ۸۱، عالمگیری: ۴۰/۱)

(۳) ولو أيقن بالطهارة وشک بالحدث أو بالعكس أخذ باليقين. (الدر المختار، نواقض الوضوء: ۱۵۰/۱)

(۴) (وصاحب عذر من به سلس) بول (إلٰی قوله) (إن استوعب عذره تمام وقت صلٰوة مفروضة) بأن لا يجد فی جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلی فيه خالياً عن الحدث (إلٰی قوله) (وهذا...... فی حق الابتداء وفی) حق (البقاء كفٰی وجوده فی جزء من الوقت) ولو مرةً، الخ. (الدر المختار علٰی رد المحتار، مطلب فی أحكام المعذور: ۲۸۱/۱، ظفیر)

قطرۂ پیشاب کی زیادتی اس قدر ہو کہ چار رکعت بھی خالی نہ بچے تو کیا کرے:

سوال: کسی کو عارضۂ تقطیر بول اس درجہ کو بڑھ جاوے کہ کسی روز چار رکعت کے اندر بھی بند نہ ہو تو اس کو یہ رخصت حاصل ہوگئی کہ بعد وضو نماز پوری کیا کرے درمیان میں قطرہ آوے یا نہ آوے۔ اور اگر یہ حالت ہو کہ پھر قطرہ دیر دیر کر آنے لگے تو اس کے لئے تا صحت کامل بھی رخصت رہے گی یا جب کبھی جس نماز میں قطرہ آوے گا تو وضو جدید کر کے نماز از سر نو پڑھے گا؟

الجواب

اس کو یہ رخصت حاصل ہوگئی، وہ معذور شرعاً ہوا، پھر تا صحت کامل یہ رخصت رہے گی۔ **كذا في الدر المختار**. (۱) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۸۶-۲۸۷)

بیس رکعت تک جس کا وضو رہے وہ معذور نہیں ہے:

سوال: مریض سلسل بول یا نکسیر یا ریح، جس کو بارہ، پندرہ، بیس رکعت سے زیادہ وضو نہ ٹھہر سکتا ہو اور مہلت تمام شب و روز میں کسی وقت اس سے زیادہ نہ ملتی ہو وہ ہر وقت بغرض تلاوت یا طلبا کو قرآن شریف پڑھانے کے لئے تیمّم سے چھو سکتا ہے یا نہیں، اور سجدۂ تلاوت پڑھ کر یا سنکر تیمّم سے کر سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

وہ شخص معذور شرعی نہیں ہے۔ (۲) (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۸۷)

حکم معذور میں شامل ہے یا نہیں، معلوم کرنے کا آسان طریقہ:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص پیچش کا مریض ہے۔ اس مرض میں ریاح بھی بکثرت خارج ہوتے ہوں تو ایسا شخص نماز کے لئے صرف ایک دفعہ وضو کرے یا ہر دفعہ ریاح خارج ہونے پر

(۱) (إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة) بأن لايجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي خالياً عن الحدث (ولوحكماً) لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم (وهذا شرط) العذر (في حق الابتداء، وفي) حق (البقاء كفىٰ وجوده في جزء من الوقت) ولو مرةً الخ، (وحكمه الوضوء) لاغسل ثوبه ونحوه (لكل فرض). (الدر المختار علىٰ رد المحتار، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور: ۱/۲۸۱، ظفیر)

(۲) وشرط ثبوت العذر ابتداءً أن يستوعب استمراره وقت الصلوٰة كاملاً كالانقاع لايثبت مالم يستوعب الوقت كله. (عالمگیری: ۱/۳۸، ظفیر) اس کو قرآن شریف کا چھونا اور سجدۂ تلاوت بدونِ وضو کے درست نہیں ہے۔ (ويجب بسبب تلاوة آية، الخ، بشروط الصلوٰة المتقدمة (درمختار) ولهذا لايجوز أدائها بالتيمم إلا أن لايجد ماءً، الخ. (رد المحتار، باب سجود التلاوة: ۱/۷۱۸، ظفیر)

وضو کرے۔ میں نے دارالعلوم لانڈھی سے جواب منگوایا تھا انہوں نے لکھا تھا کہ ''ایک وقت نماز کا پورا حالت عذر میں گزر جائے۔ اور وہ ریاح کو روکنے پر قدرت بھی نہ رکھتا ہو۔ اور وہ حالت عذر اس وقت کے بعد بھی برقرار رہے تو ایسا شخص شرعاً معذور ہے۔ اب دوسری نمازوں کے لئے وہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے۔'' مگر مجھے کوئی ایسا وقت نہیں ملتا ہے کہ میں شرعاً معذور مندرجہ بالا جواب کے مطابق ہوں، تو کیا مرض پیچش شرعاً معذوری کے لئے کافی نہیں؟

میں ایک نماز کے لئے بسا اوقات پانچ یا چھ بار وضو کرتا ہوں۔ تب کہیں جا کر نماز ادا کر پاتا ہوں۔ جماعت کی نماز بھی وضو کرتے کرتے ہی رہ جاتی ہے۔ میرے پاس بسا اوقات وقت بھی اتنا نہیں ہوتا کہ اتنی مرتبہ وضو کر سکوں۔ اگر عشا کی نماز میں یہ حالت پیش آجائے تو میں اس انتظار میں کب تک رہوں کہ ایک وضو سے پوری نماز ادا کرلوں۔ اگر پوری رات جاگوں تو صبح کام پر جانا پڑ جاتا ہے۔ اتنی مرتبہ وضو کرنے میں بہت شرم اٹھانی پڑتی ہے۔ لوگ ہنستے ہیں۔ میرے ساتھ تقریباً ہر نماز میں یہ حالت پیش آتی ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

آپ ایک دفعہ ایسی نماز کا وقت منتخب کریں جو کم از کم ہو اور اس وقت میں آپ کو فرصت بھی ہو۔ مغرب کا وقت سب اوقات سے کم ہوتا ہے۔ میرے مرتّبہ نقشہ میں غروب شفق احمر کا وقت دیا گیا ہے۔ اس کو وقت مغرب کی انتہا قرار دیا جا سکتا ہے پس آپ کسی روز بوقت مغرب خوب اہتمام سے اس کی کوشش کریں کہ پورے وقت میں ایسا موقع مل جائے جس میں آپ وضو کی اور فرض نماز کی سنتیں چھوڑ کر فرض پڑھ سکیں۔ اگر اتنا وقت نہیں ملتا تو آپ معذور کی تعریف میں داخل ہو گئے۔ آئندہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ پورا وقت بیٹھے انتظار کرتے رہیں۔ بلکہ صرف پورے وقت میں ایک دفعہ ریاح کا خروج ضروری ہے۔ جب تک یہ حالت رہے گی آپ معذور ہیں۔ ہر وقت کے لئے نیا وضو ضروری ہوگا۔(۱) اس وقت کے اندر اس وضو سے جو چاہیں پڑھیں۔ وقت کے اندر عذر پیش آنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔(۲) البتہ اور کوئی چیز وضو توڑنے والی صادر ہوئی تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، خروج وقت سے وضو جاتا رہے گا البتہ اگر انقطاع عذر کی حالت میں وضو کیا پھر خروج وقت تک عذر پیش نہ آیا تو خروج وقت سے وضو نہیں گیا۔ بلکہ اس کے بعد جب پھر عذر پیش آئے گا اس وقت وضو ٹوٹے گا غرضیکہ صرف ایک وقت میں صرف ایک دفعہ آپ کو تکلیف کرنا پڑے گی۔ اگر اس میں عذر ثابت ہو گیا تو آئندہ کے لئے کوئی تکلیف نہیں۔ صرف اس کا خیال رکھیں کہ ہر نماز کے

---

(۱) عن عائشةؓ قالت: جاءت فاطمةؓ بنت أبي حبيش إلىٰ رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم ....الخ. (ابن ماجة، باب ماجاء في المستحاضة التي قد عدت أيام أقرائها، ص۸۷، نمبر ۶۲۱، انیس)

(۲) (وحكمه الوضوء)......(لكل فرض)......(ثم يصلي) به (فيه فرضاً ونفلاً) فدخل الواجب (فإذا خرج الوقت بطل) أي ظهر حدثه السابق، الخ. (الدر المختار علىٰ رد المحتار، مطلب في أحكام المعذور: ۱/۳۰۵-۳۰۶، انیس)

پورے وقت میں ایک دفعہ عذر پیش آتا ہے یا نہیں۔ اگر پورے وقت میں ایک دفعہ بھی عذر پیش نہ آیا تو معذور کا حکم ختم ہو جائے گا۔ حکم معذور ختم ہونے کی صورت میں مزید اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جو پورا وقت نماز عذر سے خالی گزرا ہے۔ اس سے پہلے وقت میں اگر بحالت عذر وضو کیا مگر نماز پوری کرنے سے قبل عذر منقطع ہو گیا اور پھر دوسری نماز کا پورا وقت بھی بدوں عذر کے گزر گیا تو اس پہلے وقت کی نماز کی قضا فرض ہے۔ مثلاً ظہر کا وضو بحالت عذر کیا مگر ظہر کے فرض شروع کرنے سے قبل یا نماز کے دوران سلام پھیرنے سے قبل عذر ختم ہو گیا پھر عصر کا پورا کامل وقت بھی بلا عذر گزر گیا تو نماز ظہر کی قضا کرے ہاں اگر ظہر کے فرض کے سلام پھیرنے کے بعد عذر منقطع ہوا تو قضا فرض نہیں۔ ظہر کی قضا کی صورت میں صاحب ترتیب کی بھی عصر کی نماز ہو گئی۔ کیونکہ نماز ظہر صحیح نہ ہونے کا علم عصر کی نماز کے بعد ہوا ہے،

اگر آپ کو مغرب کی نماز باوضو پڑھنے کا موقع مل گیا تو پھر کسی اور وقت کا تجربہ کریں۔ عشا کا وقت زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے اس کے تجربہ میں اگر چہ مشقت زیادہ ہوگی مگر اس لحاظ سے اس میں فائدہ ہے کہ عشا کی نماز سب نمازوں سے زیادہ طویل ہے۔ اس لئے کہ اس میں وتر بھی شامل ہے۔ چار فرض اور تین وتر، سات رکعات پڑھنے تک اگر وضو نہ ٹھہرا تو آپ معذورین کی فہرست میں داخل ہو جائیں گے۔ سفید شفق کے غروب سے لے کر صبح صادق تک عشا کا وقت ہے۔ سفید شفق کے اوقات میرے مرتبہ نقشے میں عشا ۲، کے تحت دئے گئے ہیں عشا کے پورے وقت میں یہ کوشش کریں کہ پھرتی سے اس طرح وضو کریں کہ صرف چار عضو دھوئیں جن کا دھونا فرض ہے۔ وضو کی سنتیں چھوڑ دیں پھر چار رکعت فرض اور تین رکعت وتر اس طرح پڑھیں کہ ان میں صرف فرائض اور واجبات ادا کریں سنتیں چھوڑ دیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ شروع میں ثنا، اعوذ باللہ اور بسم اللہ چھوڑ دیں، سورۂ فاتحہ کے بعد آمین نہ کہیں پھر کہیں سے بھی اتنا قرآن پڑھیں کہ کل تیس (۳۰) حروف ہو جائیں رکوع اور سجدہ میں ایک تسبیح کہیں، قومہ میں **ربنا لک الحمد** چھوڑ دیں، فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھیں بلکہ ایک بار **سبحان ربی الأعلیٰ** کہنے کی مقدار قیام کر کے رکوع کر لیں، آخر میں صرف تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیں اور درود شریف اور دعا نہ پڑھیں۔ اور وتر میں مسنون دعاء قنوت کی بجائے کوئی مختصر دعا مثلاً ''**ربنا آتنا**''، الخ، یا ''**رب اغفرلی** '' وغیرہ پڑھیں۔

اگر آپ پر معذور کا حکم ثابت نہ ہو تو وضو کر کے نماز شروع کر دیا کریں اگر درمیان میں بلا اختیار وضو ٹوٹ گیا تو دوبارہ وضو کر کے پڑھی ہوئی نماز پر بنا کر لیا کریں مگر صحت بنا کی شرائط کا لحاظ ضروری ہے۔ (ان شرائط کی تفصیل احسن الفتاویٰ، باب مفسدات الصلوۃ میں درج ہے۔) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۵ رشعبان ۹۱ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۶۷تا۷۸)

معذور کے وضو کا کیا حکم ہے:

سوال: ایک شخص کو عارضہ ناسور کا ہے اور قطرہ قطرہ رطوبت خارج ہو کر کپڑے میں جذب ہو جایا کرتی ہے اور

یہ مرض دائمی ہے تو یہ شخص عصر کے وضو سے مغرب کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اسی کپڑے کو پہنے ہوئے نماز پڑھنا اور امام ہونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب

وہ شخص معذور ہے اور معذور غیر معذورین کا امام نہیں ہوسکتا۔ **کما فی الدر المختار: "ولا طاهر بمعذور".** (۱) اور معذور وقت کے اندر نماز اس عذر کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور کپڑے کے دھونے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر یہ اندیشہ ہے کہ اگر کپڑے کو دھویا جاویگا تو نماز سے پہلے ناپاک ہوجاویگا تو نہ دھونا درست ہے اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ نماز سے فارغ ہونے تک درہم سے زیادہ ناپاک نہ ہوگا تو دھونا چاہئے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۹۵-۲۹۶)

معذور وقت سے پہلے وضو کرسکتا ہے یا نہیں:

سوال: ایک شخص کو پیشاب میں قطرہ آتا ہے اور ہر وقت آتا رہتا ہے، چونکہ یہ شخص ہر نماز کے واسطے تازہ وضو کرتا ہے، مغرب کے وقت اس کی ایک یا دو رکعت جماعت سے فوت ہوجاتی ہے ایسے وقت میں وقت سے پہلے وضو کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

جبکہ وہ شخص معذور ہے تو اس کو قبل از وقت وضو کرنا درست نہیں ہے، (۳) بس وقت کے بعد ہی وضو کرے اگر چہ جماعت فوت ہوجاوے۔ (۴) (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۸۷ و ۲۸۸)

معذور اشراق کے وضو سے ظہر پڑھ سکتا ہے:

سوال: کوئی معذور آدمی ہے اس نے وضو کر کے فجر پڑھی، پھر طلوع آفتاب کے بعد وضو کر کے اشراق پڑھی،

---

(۱) الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار: ۱/۵۴۱، ظفیر

(۲) (وحكمه (أي صاحب العذر)(الوضوء) لا غسل ثوبه ونحوه (لكل فرض) (إلى قوله)(وإن سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز له أن لا يغسله إن كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها)أي الصلوٰة (وإلا) يتنجس قبل فراغه (فلا)يجوز ترك غسله، هو المختار للفتوى (الدر المختار على رد المحتار: ۱/۳۸۱، ظفیر)

(۳) نوٹ: چونکہ معذور کا وضو فرض وقت کے نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے، اور یہاں مغرب سے پہلے وضو کرنے میں عصر کا وقت نکلنے سے وضو ٹوٹ جائیگا، اس لئے وقت سے پہلے وضو کرنا درست نہیں۔ انیس۔

(۴) (وصاحب عذر)(إلى قوله)(وحكمه الوضوء...... (لكل فرض) اللام للوقت كما في "لدلوك الشمس" (ثم يصلي) به (فيه فرضاً ونفلاً)......(فإذاخرج الوقت بطل). (الدر المختار على ردالمحتار، مطلب في أحكام المعذور: ۱/۲۸۰، ظفیر)

کچھ دیر کے بعد اسی وضو سے چاشت پڑھی کیا ہوگئی؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

چاشت ہوگئی، بلکہ اسی وضو سے ظہر بھی پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ معذور کا وضو وقت کے خروج سے ٹوٹتا ہے۔ (۱) اس لئے ظہر کا وقت ختم ہونے تک فرائض نوافل جو چاہے پڑھے۔

قال في التنوير: ثم يصلي فيه فرضاً ونفلاً فإذا خرج الوقت بطل،وفي الشرح: وأفاد أنه لو توضأ بعد الطلوع ولولعيد أوضحى لم يبطل إلا بخروج وقت الظهر. (الدرالمختارعلىٰ هامش رد المحتار،مطلب في أحكام المعذور: ۲۸۲/۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۰ ربیع الآخر ۹۴ھ (احسن الفتاویٰ ۷۸/۲)

معذور کی نماز کا حکم اور کپڑوں کے پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: اگر کوئی شخص اس قدر معذور ہو جائے کہ چار رکعت کی تعداد تک بھی خالی از عذر نہیں رہتا، اب دو وجہ ہیں، ایک یہ کہ سلس البول کے عارضہ میں مبتلا ہے، اب اگر وہ شخص دو تہبند بھی رکھے تو بھی لاچار ہے، اگر اب ہر چار رکعت کے لئے تہبند علیحدہ بنائے تو بھی حرج عظیم ہے، اور جس قدر مقدار چار رکعت میں کپڑا ناپاک ہو رہا ہے وہ ہر دفعہ دھونا پڑے گا یا نہ، اسی طرح ریح والا ہر چار رکعت کی مقدار میں جو مبتلا ہو جاتا ہے وہ ہر چار رکعت کے بعد وضو کی تجدید کرے یا نہ کرے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

ایسا معذور جو چار رکعت بھی بدوں عذر کے نہ پڑھ سکے اس کو ہر وقت تازہ وضو کرنا چاہئے، وقت کے اندر اندر اس وضو سے بہت نمازیں پڑھ سکتا ہے، گو وہ عذر جاری ہو پس ریح والا جو اتنا وقت بھی ریح سے خالی نہیں پاتا جس میں وضو کر کے فرض نماز پڑھ سکے تو معذور شرعی ہے، اس کو ہر چار رکعت کے بعد تجدید وضو کی ضرورت نہیں، ایسے ہی سلس البول والا، اور اگر وضو اور فرض نماز کی مقدار اس عذر سے خالی وقت ملتا ہو تو وہ معذور شرعی نہیں، رہا کپڑا پاک کرنے کا حکم، تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر کپڑے کا دھونا مفید ہوتا ہو کہ اگر کپڑا دھو کر نماز پڑھے تو نماز کے درمیان میں وہ دوبارہ ناپاک نہ ہوتا ہو تب تو اس کے ذمہ دھونا واجب ہے، اور اگر مفید نہ ہو یعنی یہ حالت ہو کہ کپڑا دھو کر نماز پڑھنے سے درمیان نماز کے وہ پھر ناپاک ہو جاتا ہو تو دھونا واجب نہیں۔

قال في حاشية مراقي الفلاح:وفي النوازل:إن كان لوغسله تنجس ثانياً قبل الفراغ من الصلوٰة جاز أن لايغسله وإلا فلا قال هو المختار،آه. (ص۸٦)

(۱) نوٹ: چونکہ معذور کا وضو فرض وقت کے نکلنے سے ٹوٹتا ہے اور یہاں ظہر سے قبل کسی فرض وقت کا خروج نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک مہمل وقت کا خروج ہو رہا ہے اس لئے ظہر سے قبل وضو کرنے سے وہ وضو خروج ظہر تک باقی رہے گا۔ جیسا کہ علامہ شامیؒ نے واضح کیا ہے: **(قوله وأفاد)أي بقوله فإذا خرج الوقت بطل، فإن المراد به وقت الفرض لا المهمل. (ردالمحتار،مطلب في أحكام المعذور: ۱-۳۰٦، بيروت، انيس)**

مگر جب نجاست بہت زیادہ جمع ہوجایا کرے تو دن میں ایک بار دو بار دھولیا جائے۔
۲۳ رشعبان ۴۲ھ۔ (امداد الاحکام، جلد اول، ص ۳۷۲)

معذور کا وضو اور نماز:

سوال: اگر بیٹھ کر استنجا کیا جائے لیکن استنجا کے بعد ایک قطرہ سے بھی کچھ کم حصہ پھر باہر نکل آتا ہے، تو کیا ایسی صورت میں نماز ادا کی جاسکتی ہے اور طہارت باقی رہتی ہے؟ (الطاف بیگ، نظام آباد)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

بہتر یہی ہے کہ وہ اس حصہ کو دھولے، تاہم اگر پیشاب اتنی کم مقدار میں نکلا جس کا آپ نے ذکر کیا ہے اور دوبارہ استنجا کے بغیر وضو کر کے آپ نے نماز پڑھ لی تو نماز ادا ہوجائے گی، کیوں کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر نجاست ایک درہم کو پہنچ جائے تو اس کو دھونا واجب ہے اور اس سے کم ہو تو اسے دھونا ضروری نہیں:

"وإن كان أقل من قدر الدرهم لا يجب غسله عند أبي حنيفةؒ وأبي يوسفؒ". (۱)

جس شخص کو اس طرح کا عارضہ ہو، اسے چاہئے کہ پانی کا استعمال کرنے سے پہلے کھڑا ہوجائے یا کوئی ایسا عمل کرے جس سے پیشاب کے قطرات پوری طرح نکل آئیں، پھر پانی کا استعمال کرلے۔ (کتاب الفتاویٰ: ۲/۴۶-۴۷)

معذور کے لئے وضو باقی رہنے کا حکم اور یہ کہ وہ اسی وضو سے ادا و قضا نماز پڑھ سکتا ہے:

سوال: زید کو قضا نمازیں بہت سی رہی ہوئی پڑھنی ہیں اور اس کا وضو نہیں ٹھیرتا ہے اس کو وضو ٹوٹ جانے کا مرض ہے وہ ایک ہی وضو سے چار پانچ نمازیں اکٹھا پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

جب تک ایک وقت کسی نماز کا باقی ہے اس کا وضو رہے گا اس میں جتنی قضا نمازیں چاہے پڑھے۔ (۲) فقط
(امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۳۴)

معذورین کے لئے مختصر ترین نماز:

سوال بندہ پیٹ کی تکلیف کا دائمی مریض ہے ریاح خارج ہوتی رہتی ہے، اگر وضو کے بعد ریاح کو اتنی دیر روک لیا جائے کہ نماز مکمل پڑھی جاسکے تو پیٹ میں تکلیف پیدا ہو کر دل کی طرف آجاتی ہے۔ اگر ریاح کو نہ روکا جائے تو

---

(۱) بدائع الصنائع: ۱/۴۔

(۲) (وصاحب عذر) (إلى قوله)(وحكمه الوضوء...... (لكل فرض) اللام للوقت كما في "لدلوك الشمس" (ثم يصلي) به (فيه فرضاً ونفلاً...... (فإذا خرج الوقت بطل) . (الدر المختار على ردالمحتار، مطلب في أحكام المعذور: ۱/۲۸۰، انیس) البتہ جب دوسری نماز کا وقت آئے گا تو یہ وضو کافی نہ ہوگا دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔ (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۵۳، سعید)

کئی دفعہ وضوٹوٹ ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے نماز دہرانی پڑتی ہے۔ یہ صورت متواتر پریشان کن ہے۔ شرعی لحاظ سے بندہ معذور ہے یا نہیں؟ (محمد فاروق، ملتان)

الجواب

وضوکر کے اگر صرف نماز کی فرض رکعتیں بغیر وضوٹوٹے پڑھ سکتے ہوں تو آپ شرعاً معذور نہیں ہوں گے۔ گواس دوران ریاح کو معمولی طور پر روکنا بھی پڑے یہ فرض رکعتیں بھی اس طرح سے پڑھیں کہ صرف نماز کے فرض وواجبات ادا ہو جائیں گوسنن ومستحبات رہ جائیں اس طرح یہ رکعتیں مزید مختصر ہو جائیں گی۔

مثلاً قیام میں صرف سورۃ فاتحہ اور سورۂ کوثر یا اخلاص۔ رکوع اور سجود میں ایک ایک دفعہ تسبیح اور التحیات کے بعد ''اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد''، مختصر درود اور ''اللّٰھم اغفرلی'' دعا کافی ہے تیسری اور چوتھی رکعت کے قیام میں صرف تین تین مرتبہ ''سبحان اللّٰہ'' کو سورۂ فاتحہ نہ پڑھیں۔ امید ہے کہ اس طرح سے آپ باوضو نماز پڑھ سکیں گے۔ اگر اس میں بھی دشواری ہو تو تفصیل لکھ کر دوبارہ جواب حاصل کر لیں۔ فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار، عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس، ملتان، ۱۳۸۸/۸/۲۴ھ۔ (خیر الفتاویٰ:۲/۶۳)

معذور کے لئے آخر وقت میں نماز ادا کرنے کا حکم:

سوال: اگر نماز مغرب کے قریب، کہیں چوٹ لگ جائے، یا کوئی چھوٹا دانہ ٹوٹ جائے اور دونوں حالتوں میں خون نکل آئے اور خون بند نہ ہو، بلکہ ذرا ذرا سا پانی نکلتا رہے، ایسی حالت میں مغرب کا وقت نہایت مختصر ہوتا ہے، نماز کس طرح ادا کی جائے؟

الجواب

فی رد المحتار، فی أحکام المعذور: ولو عرض بعد دخول وقت فرض انتظر إلیٰ اٰخرہ فإن لم ینقطع یتوضأ ویصلی ثم إن انقطع فی أثناء الوقت الثانی یعید تلک الصلوٰۃ وإن استوعب الوقت الثانی لا یعید لثبوت العذر حینئذٍ من وقت العروض، اھ۔

اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں آخر وقت میں نماز پڑھے پھر اگر عشا کے وقت وہ بند ہو گیا اور ختم وقت عشا تک بند رہا تو مغرب کی نماز پھر لوٹا دے۔

۴ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ۔ تتمۂ ثالث: ۲۳۔ (امداد الفتاویٰ جدید جلد اول، ص ۵۶)

نماز کے وقت نکسیر جاری ہو جائے تو کیا کرے:

سوال: نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد، کسی کی نکسیر جاری ہوئی اور آخر وقت تک بند نہیں ہوئی، تو نماز کس طرح پڑھے؟

الجواب

اگر دخولِ وقت کے بعد کسی کو عذر نکسیر وغیرہ پیش آیا تو وہ آخر وقت تک انتظار کرے، اگر نکسیر برابر جاری ہے تو اسی

حالت میں وضو کر کے نماز ادا کرے اور اگر دوسرے وقت عذر کا استیعاب رہا تو اعادہ لازم نہیں، ورنہ اعادہ لازم ہے، شامی۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۲۸۵/۱-۲۸۶)

بار بار پیشاب آتا ہو تو وضو کیسے کرے:

سوال میری عمر تہتر (۷۳) برس ہے بار بار پیشاب آتا ہے صبح کو ایک ڈیڑھ گلاس پانی دوا کے طور پر پیتا ہوں ظاہر ہے کہ پیشاب بار بار آئے گا۔ اگر پانی نہیں پیتا تو جوڑوں میں درد ہونے کا امکان ہے۔ کئی سال سے یہ تکلیف ہے اب کھانسنے پر یا کسی ایسی جگہ پر گزرنے سے جو کہ سڑک کی سطح سے نیچے ہو پیشاب کا قطرہ نکل جاتا ہے۔ رات کو سوتا ہوں تو شبہ رہتا ہے کہ شاید کوئی قطرہ نکل گیا ہو۔ رات کو کئی مرتبہ اٹھتا ہوں اس خیال سے کہ قطرہ نکل گیا ہو تو پاک کرلوں۔ عرصہ کئی سال سے صبح سویرے نچلا دھڑ اپنا اچھی طرح سے دھو کر پاک کرتا ہوں، پھر وضو کرتا ہوں، پھر نماز پڑھتا ہوں اور پھر نوافل ووظائف کے لئے کئی بار وضو کرتا ہوں اور پیشاب بھی رک رک کر آتا ہے۔ دریافت طلب بات یہ ہے کہ اس بیماری کی وجہ سے اور پیشاب بار بار کرنے کی وجہ سے وضو کرنا ضروری ہے یا نہ؟

الجواب

بہتر یہ ہے کہ آپ لنگوٹ باندھ لیا کریں اس سے قطرہ سوراخ ذکر سے باہر نہیں آئے گا۔ اگر کسی وقت آ بھی جائے تو صرف کپڑا بدل لینا کافی ہوگا۔ استنجا کر کے وضو کرلیں نچلا دھڑ پورا دھونے کی ضرورت نہیں۔ بار بار وضو کرنے کی صورت میں دقت ہو تو جلدی جلدی بھی کر سکتے ہیں لیکن فرائض وضو کا ہر حال میں اہتمام رہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، ۱۴۰۶/۶/۶ھ۔ الجواب صحیح۔ بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ (خیر الفتاویٰ:۶۴/۲-۶۵)

بعد استنجا چند قدم چلنے سے قطرہ آنا:

سوال: بعد فراغت استنجا آٹھ دس قدم چلنے پر پیشاب کے قطرے نکل کر پائجامہ کو لگ جائیں تو ایسی حالت میں نماز پڑھنا، تراویح پڑھانا جائز ہے؟

الجواب

بفضل اللہ تعالیٰ جب قطرے گرنے کا مرض دائمی نہیں، عارضی طور پر ہے تو (اس کے ازالہ کی تدبیر یہ ہے کہ) بعد قضائے حاجت مٹی یا پکی اینٹ کے ڈھیلے کے ساتھ ٹہلے یعنی چند قدم چلے اور داہنا پاؤں بائیں پاؤں پر چڑھا کر دبائے اس تدبیر سے جو قطرے اندر ہونگے وہ نکل جاویں گے، جب اطمینان ہو جاوے تب پانی سے استنجا کرے اور وضو کر کے نماز پڑھے اور پڑھا بھی سکتا ہے۔

(۱) ولو عرض بعد دخول وقت فرض انتظر إلٰی آخره، فإن لم ينقطع يتوضأ ويصلي ثم إن انقطع في أثناء الوقت الثاني يعيد تلك الصلوٰة، وإن استوعب الوقت الثاني لايعيد لثبوت العذر حينئذ من وقت العروض، آه. (ردالمحتار، مطلب في أحكام المعذور:۲۸۱/۱، ظفير)

اگر مذکورہ تدبیر اختیار کرنے سے قطرہ آنے کی شکایت دور نہ ہو بلکہ قطرے آتے ہی رہیں اور نماز کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہے تو ایسی حالت میں بھی بدن پاک کرے اور وضو کر کے پاک کپڑے پہنے پھر نماز پڑھے، نماز قضا نہ ہونے دے، لیکن امامت کی اجازت نہیں، (ہاں اپنے جیسے معذورین یعنی جن کو سلس البول کا مرض ہو ان کی امامت کرسکتا ہے)

(ولا يصلى الطاهر خلف من هو في معنى المستحاضة) كمن به سلس البول (إلى قوله) ويجوز اقتداء معذور بمثله إذا اتحد عذرهما لا إن اختلف. (فتح القدير: ۲۵۹/۱-۲۶۰)

ایسی حالت ہمیشہ رہتی ہو تو تفصیل معلوم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے احکام الگ ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ ۹۵/۸و۹۶)

پیشاب کے بعد جس کو قطرہ آتا رہتا ہو وہ کب معذور ہوگا:

سوال: بعض اوقات روئی نہیں رکھ پاتا ہوں تو کیا میں معذور نہیں ہوں جبکہ تیس چالیس منٹ تک بلا مبالغہ پیشاب میں لگتے ہیں۔ کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، چل کر ہر طرح قطرہ پیشاب نکالتا ہوں اور بعض دفعہ پینتالیس منٹ بھی لگ جاتے ہیں، ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ ۱۵/۲۰ منٹ میں فرصت مل جائے۔

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

محض اتنی سی بات سے آپ معذور نہیں، البتہ اگر کسی نماز کا پورا وقت، اس حالت میں گزر جائے کہ برابر قطرہ آتا رہے اور اتنی مہلت نہ مل سکے کہ آپ وضو کر کے نماز پڑھ لیں، تو آپ معذور ہو جائیں گے، لیکن جب ایسا نہیں، بلکہ تیس چالیس منٹ کے بعد آپ مطمئن ہو جاتے ہیں اور قطرہ نہیں آتا، تو آپ معذور نہیں۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۱۶/۵، ۲۱۷)

پیشاب کے بعد قطرہ کا آنا:

سوال: ایک شخص ہیں جنہیں پیشاب کی بیماری ہے کہ استنجا کرنے کے بعد کچھ دیر تک قطرے آتے رہتے ہیں۔ ایک مولوی صاحب نے بتلایا کہ نماز سے آدھ گھنٹہ پہلے استنجا کر لیا کیجئے، پھر لنگی کو بدل کر دوسری لنگی پہن کر نماز پڑھ لیا کیجئے۔ اگر یہ مسئلہ مولوی صاحب کا صحیح ہے تو اب جو قطرے آئے اس کی وجہ سے عضو کو دوبارہ دھوئے یا نہیں یا صرف لنگی بدل کر نماز پڑھ لے؟

(۱) "(إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة) بأن لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه خاليًا عن الحدث". (الدر المختار مع رد المحتار: ۳۰۵/۱، مطلب في أحكام المعذور، سعيد/ وكذا في الفتاوى العالمكيرية: ۴۰/۱، وكذا في مجمع الأنهر: ۸۴/۱، دار الكتب العلمية، بيروت. وكذا في مراقي الفلاح، ص: ۱۴۹، باب الحيض والنفاس، قديمي)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر وہ شخص شرعاً معذور ہے تو اس کو دوبارہ عضو دھونے کی ضرورت نہیں اور یہ لنگی بدلنا بھی واجب نہیں، بلکہ محض تقلیلِ نجاست کیلئے ہے، اگر وہ شرعاً معذور نہیں تو اس کو عضو دھونا بھی ضروری ہے اور وضو کا اعادہ بھی لازم ہے، محض لنگی بدلنا کافی نہیں۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ''نظام'' جون ۱۹۶۴ء۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۲۱۷-۲۱۸)

پیشاب کے قطروں کی بنا پر کپڑے کی پاکی اور وضو کا حکم:

سوال: مثانہ کی کمزوری کی بنا پر اکثر پیشاب سکھانے کے بعد قطرے نکل جاتے ہیں، اکثر وضو کرنے کے بعد ایسا ہو جاتا ہے، وضو اور کپڑے کی پاکی یا ناپاکی کا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

صورتِ مسئولہ میں جب قطرہ آئے تو کپڑا پاک کر کے وضو دوبارہ کیا جائے،(۲) واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ ۱۸/۹/۱۳۹۷ھ (فتویٰ نمبر ۲۸/۹۷۰ ج)۔ (فتاویٰ عثمانی: ج ۱/۳۶۵)

پیشاب کے بعد قطرہ آنے سے وضو کا حکم:

سوال: مجھے دو سال سے پیشاب کے بارے میں خلل ہوتا آ رہا ہے، وہ یہ کہ جب پیشاب کرتا ہوں اور پانی سے صاف کرنے کے بعد دو تین بار، کبھی زیادہ، قطرے پیشاب کے نکلتے ہیں لیکن وہ قطرے نکلنے کے بعد پھر دوبارہ پیشاب کو جانے تک نکلتے نہیں، کبھی کبھی پانی کے بغیر کپڑے سے صاف کروں تو قطرے نہیں نکلتے، یہ سلس البول کی طرح نکلتے نہیں بلکہ جب پیشاب کو جاتا ہوں اس کے بعد نکلتا ہے۔ ایک دن میں دس مرتبہ پیشاب کرنے گیا تو پھر دس مرتبہ ہی وہ قطرے نکلتے ہیں، اس کے لئے کئی علاجوں سے ناکام ہو گیا اور اس وجہ سے اطمینان سے عبادت نہیں کر سکتا ہوں۔

اب جو بات ہے کہ پیشاب کے بعد وضو کرتا ہوں، اس وقت یا وضو سے فارغ ہونے کے بعد نکلتا ہے تو یہ وضو فی مذہب شافعی ادا ہو گئی یا نہیں؟ اور ایک وضو سے کئی فرض کی نماز پڑھ سکتا ہوں اور وقت آنے سے پہلے نماز کے لئے اس حالت میں وضو کر سکتا ہوں یا نہیں؟

(۱) "المستحاضة ومن به سلس بول أو استطلاق بطن أو انفلات ريح أو رعاف دائم أو جرح لا يرقأ، يتوضؤن لوقت كل صلوٰة، ويصلون به في الوقت ما شاؤوا من فرض ونفل، ويبطل بخروجه فقط، ......والمعذور من لا يمضي عليه وقت صلوٰة إلا والذي ابتلي به يوجد فيه". (ملتقى الأبحر متن مجمع الأنهر: ۱/۸۴، دار الكتب العلميه، بيروت)

(۲) "(وينقضه خروج) كل خارج (نجس) ...... (منه) أي من المتوضئ الحي معتادًا أولا، من السبيلين أولا (إلىٰ ما يطهر) ......ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور. (الدر المختار)

قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله مجرد الظهور) ......أي الظهور المجردة عن السيلان، فلو نزل البول إلىٰ قصبة الذكر لا ينقض لعدم ظهوره. (رد المحتار: ۱/۱۳۴-۱۳۵، نواقض الوضوء، انيس)

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

(وہ) سلس البول نہیں جس کی وجہ سے آدمی شرعی معذور ہو جاتا ہے، اس لئے وضو کے بعد جب پیشاب کا قطرہ نکل آئے گا تو وضو باقی نہیں رہے گا دوبارہ وضو کی ضرورت پیش آئے گی۔(۱) وضو کے بعد جب قطرے نہ آئیں تو اس وضو سے متعدد نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ وقت سے پہلے بھی وضو کر سکتے ہیں، قطرے سے تحفظ کیلئے ڈھیلا یا کپڑا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۹۶/۳/۱۹ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۱۸/۵-۲۱۹)

جس کو پیشاب کا قطرہ ٹپکتا رہتا ہو وہ نماز کس طرح پڑھے:

سوال: زید کو پیشاب کا قطرہ بہت آتا ہے، یہاں تک کہ کبھی نماز کے اندر بھی آجاتا ہے، اس صورت میں زید نماز کس طرح ادا کرے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اس شخص کو ہر وقت کی نماز کے لئے تازہ وضو کرنا چاہئے، اور کوئی کپڑا ایسا رکھنا چاہئے جس میں پیشاب جذب ہو۔ وضو کرنے کے وقت اس کو ہٹا کر پاک کپڑا رکھنا چاہئے، اور نماز پڑھنی چاہئے، اگر وضو کرنے کے بعد یا نماز کی حالت میں قطرہ آئے گا، تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی، اور وضو بھی نہیں ٹوٹے گا، جب تک اس نماز کا وقت ختم نہ ہو جائے ۔جیسے زوال کے بعد اس نے وضو کیا، تو اس کا یہ وضو اس وقت تک رہے گا جب تک ظہر کا وقت رہے گا، اسی طرح ہر وقت کو سمجھنا چاہئے۔(۳) فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی۔ ۶/۳-۱۳۷۱ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ جلد دوم صفحہ ۷۲، ۷۳)

استنجے کے بعد قطرہ کا شبہ ہونا:

سوال: ایک شخص قریب چار سال سے قطرہ کے مرض میں مبتلا ہے چند دنوں سے اس کی حالت یہ ہوئی کہ بعد

(۱) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس)...(منه)...الخ. (رد المحتار: ۱۳۴/۱-۱۳۵، نواقض الوضوء. انيس)

(۲) "شرط ثبوت العذر ابتداءً أن يستوعب استمراره وقت الصلاة كاملاً، وهو الأظهر، كالانقطاع لايثبت مالم يستوعب الوقت كله حتى لو سال دمها فى بعض وقت صلاة، فتوضأت وصلت ثم خرج الوقت ودخل وقت صلاة أخرىٰ وانقطع دمها فيه، أعادت تلك الصلوٰة لعدم الاستيعاب......وشرط بقائه أن لايمضى عليه وقت فرض إلا والحدث الذى ابتلى به يوجد فيه، الخ" (الفتاوىٰ العالمكيرية: ۴۱/۱، الفصل الرابع فى أحكام الحيض، رشيديه. وكذا فى الدر المختار: ۳۰۵/۱، أحكام المعذور، سعيد)

(۳) یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ زید شرعاً معذور ہو، مجاہد۔ "(وصاحب عذر من به سلس) بول لايكمنه إمساكه (أو استطلاق بطن أو انفلات ريح أو استحاضة)......(إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة) بأن لايجد فى جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلى فيه خالياً عن الحدث......(و حكمه الوضوء)......(لكل فرض)......(ثم يصلى) به (فيه فرضاً ونفلاً)......(فإذا خرج الوقت بطل). (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، مطلب فى أحكام المعذور: ۵۰۴/۱، ۵۰۵)

وضو یا درمیان نماز خفیف سی حرکت معلوم ہوتی ہے جس سے وہم ہوتا ہے کہ قطرہ آ گیا اور جب دیکھا جاتا ہے تو اکثر اوقات کچھ نہیں ہوتا، شاذ ونادر پندرہ بیس دفعہ کے بعد ایک آدھ دفعہ قطرہ دکھائی دیتا ہے، ورنہ اکثر وہم ہی وہم رہتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ اس صورت میں کہ شاذ ونادر خروج ثابت ہوتا ہے اور اکثر نہیں، آیا دیکھنا واجب ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

قال في الخلاصة: ومن توضأ ثم رأى البلل سائلاً من ذكره أعاد الوضوء فإن كان الشيطان يريه كثيراً أو لا يعلم أنه بول أو ماء مضى على صلوته وينبغي أن ينضح فرجه وإزاره بالماء إذا توضأ قطعاً للوسوسة لكن هذه الحيلة إنما تنفع إذا كان قريب العهد من الوضوء أما إذا كان بعيداً وجف عضوه لا ينفعه هذا، وهذا إذا لم يستيقن أنه بول فإن تيقن لاتنفعه الحيلة. آه (ج ۱ ص ۱۸) و في العالمگيرية: شک أنه كبر للافتتاح أو لا أو هل أحدث أو لا أو هل أصابت النجاسة ثوبه أو لا أو مسح رأسه أو لا استقبل إن كان أول مرة وإلا مضى (في صلوته) ولا يلزم الوضوء ولا غسل ثوبه كذا في فتح القدير، آه (ج ۱ ص ۸۴) وفي الخلاصة أيضاً: وعلى هذا (لا يجب عليه الإعادة) إذا ظهرت النداوة على رأس الإحليل بعد الفراغ من الصلوٰة ولم يعلم أنها ظهرت في الصلوٰة وهذا إذا لم يشک في الصلوٰة أما إذا شک في الصلوٰة وتيقن بالنداوة بعد الفراغ من الصلوٰة يجب عليه إعادة الصلوٰة، آه. (ج ۱ ص ۷۷)

صورت مسئولہ میں جب وہم کا غلبہ ہو تو وہم سے وضو فاسد نہیں ہوتا، نہ نماز میں نقصان لازم آتا ہے اور اس کا مقتضا یہ ہے کہ دیکھنا بھی واجب نہیں، البتہ اگر غالب ظن یہ ہو جائے کہ قطرہ آ گیا تو دیکھنا واجب ہے، نماز میں ہاتھ لگا کر دیکھ لے اور خارج صلوٰۃ جس صورت سے آسانی ہو دیکھ لے اور اگر نماز میں قطرہ کا شک ہو گیا ہو غالب ظن نہ ہو تو بعد فراغ از نماز فوراً دیکھ لینا چاہئے، اگر تری کا تیقن ہو جائے تو اعادۂ صلوٰۃ واجب ہے، (۱) اور ایسے مبتلیٰ بہ کو بعد وضو کے اپنے عضو اور لنگی کو بھگو لینا چاہئے، پھر جب تک پیشاب کے قطرہ کا تیقن نہ ہو ہر وہم کو اسی پر محمول کرے کہ پانی کی تری ہوگی، جب تک کہ عضو اور کپڑا خشک نہ ہو جاوے۔ واللہ اعلم (امداد الاحکام جلد اول، ص ۳۴۹، ۳۵۰)

قطرہ خارج ہونے کا شبہ ہو تو وضو برقرار رہے گا یا نہیں:

سوال: اگر کسی کو نماز کے اندر یا نماز سے پہلے پیشاب کے قطرہ آ جانے کا شبہ ہوا ہو، تو ہر دو صورت میں کیا عمل کرنا چاہئے؟ آیا وضو وہی رہے گا، یا تازہ کرنا پڑے گا؟ قطرہ کا آنا یقینی معلوم نہیں ہوا کہ آیا، یا نہیں اور اس وقت دیکھ بھی نہیں سکتا؟

---

(۱) استنجا کو گیا، اس کے بعد وضو کے لیے بیٹھا، تو کپڑے پر تری محسوس کی اور اسے بار بار شبہ ہوتا ہو کہ پیشاب کا قطرہ آتا ہے، لیکن اس کا یقین نہ ہو کہ پانی کا اثر ہے یا پیشاب کا، تو ایسا شخص اس شبہ کی طرف توجہ نہ کرے اور وضو کر لے۔ البتہ اگر اس کا علم ہو کہ پیشاب کا قطرہ آیا ہے تو پھر اس کو دھو لے۔ اگر وضو کے دوران قطرہ آئے تو نئے سرے سے وضو کرے۔ (الفتاویٰ التاتارخانیہ: ۱/۱۴۶) (طہارت کے احکام ومسائل: ص ۱۳۸، انیس)

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

اگر یہ شخص شرعاً معذور نہیں تو قطرہ آنے سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جائیں گے، جب قطرہ آئے فوراً نیت توڑ دے(۱)اور یہ اس وقت ہے کہ قطرہ کا آنا یقین سے معلوم ہو جائے اور محض شبہ سے کچھ نہیں ہوتا، نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ وضو۔(۲)اور شبہ کا علاج یہ ہے کہ وضو کے بعد رومالی پر پانی کا چھینٹا دے لیا کرے، لیکن اتنا خیال رہے کہ اگر قطرہ آیا تو نماز اور وضو ٹوٹنے کے علاوہ رومالی بھی ناپاک ہو جائے گی۔

شرعاً معذور وہ شخص ہے جس کو کوئی ایسا عذر لاحق ہو کہ جس سے وہ باوضو نہ رہ سکتا ہو، اگر ایک مرتبہ کسی نماز کا کامل وقت ایسا گزر گیا کہ وہ وضو کر کے نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہوا، بلکہ مسلسل پورے وقت میں اس کو یہ عذر لاحق رہا تو وہ شرعاً معذور ہے، اس کے بعد ہر نماز کے وقت میں ایک دو مرتبہ اس کا پایا جانا ضروری ہے، اگر پورے وقت میں ایک دو مرتبہ بھی یہ عذر نہیں پایا گیا تو وہ معذور نہیں اور معذور کا حکم یہ ہے کہ اس کو ہر وقت کے لئے مستقل وضو کرنا چاہئے، ایک وضو سے دو وقت کی نماز جائز نہیں اور اس عذر سے وضو میں نقصان نہیں آئے گا۔(۳)فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۵۵/۳/۱۶ھ

صحیح:عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، الجواب صحیح:سعید احمد غفرلہ، ۵۵/۳/۱۶ھ (فتاویٰ محمودیہ:۲۲۰/۵-۲۲۱)

کبھی قطرے آجائیں اور کبھی نہیں تو کیا کیا جائے:

سوال: مجھے عارضہ قطرہ کا ہے، کبھی دو دو ماہ برابر آتا رہتا ہے، کبھی دو دو تین تین ماہ نہیں آتا، بعض اوقات اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھتا ہوں، قطرہ کا گمان بھی نہیں ہوتا، لیکن نماز پڑھتے ہوئے قطرہ نکل جاتا ہے۔ ایسی حالت

---

(۱) ”(وینقضه خروج) کل خارج (نجس)...... (منه)...الخ.(رد المحتار:۱۳۴/۱-۱۳۵،نواقض الوضوء.انیس)

(۲) شریعت میں یقین پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔البتہ محض عبادات میں شک کے پہلو کا بھی اعتبار کیا گیا ہے۔ چنانچہ وضو جیسی عبادت میں بھی اس کا اعتبار کیا گیا ہے۔لیکن یقین کو ترجیح بہر حال ہوگی۔مثلاً وضو کیا اور اس کا یقین ہے کہ وہ باوضو ہے اور اس بارے میں شک ہو جائے کہ کوئی حدث(وضو کو توڑنے والا معاملہ) پیش آیا ہے یا نہیں تو اس شک سے وضو باطل نہ ہوگا۔(ردالمحتار)

البتہ اگر ظن غالب حدث لاحق ہونے کا ہو تو اس صورت میں افضل یہ ہے کہ دوبارہ وضو کر لے۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ:۱۴۵/۱)۔(طہارت کے احکام ومسائل:ص۱۳۶، ۱۳۷)

ولو أیقن بالطھارۃ وشک بالحدث أو بالعکس أخذ بالیقین. (الدر المختار مع ردالمحتار : ۱۵۰/۱، نواقض الوضوء قبیل مطلب فی أبحاث الغسل،انیس)

(۳) المستحاضة ومن به سلس بول...الخ.(ملتقی الأبحر متن مجمع الأنھر:۸۴/۱،دار الکتب العلمیہ، بیروت)

میں کیا صورت اختیار کرنی چاہئے، آیا نیت توڑ کر وضو کر کے جماعت میں شامل ہوں، یا ویسے ہی پڑھتا رہوں، اور بعد نماز کپڑے پاک کرنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

اگر آپ شرعاً معذور نہیں تو قطرہ آنے سے نماز ٹوٹ جائے گی، (۱) فوراً نیت توڑ کر وضو کرنا چاہئے اور کپڑا بھی پاک کرنا چاہئے، اگر شرعاً معذور ہیں تو نماز نہیں ٹوٹی۔ (۲) بہشتی زیور حصہ اول میں معذور کی تعریف اور احکام دیکھئے۔ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور، ۱۸؍ربیع الاول ۵۵ھ۔ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبداللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۸؍ربیع الاول ۵۵ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵؍۲۲۱)

اگر قطرہ آنے کا احتمال ہو تو کیا کرے:

سوال: ایک شخص کو نماز میں کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ ذَکر سے پیشاب کا قطرہ نکل رہا ہے، مگر یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے، کیونکہ نماز کی حالت میں معائنہ کی کوئی شکل نہیں ہے تو کیا یہ شخص محض اس خیال کی وجہ سے نماز کو چھوڑ کر دوبارہ وضو کرلے اور اگر نماز کو جاری رکھے تو اس کی نماز صحیح ہوگی؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

اگر تجربہ ہے کہ یہ صرف متخیل ہے، واقعتاً قطرہ نہیں تو نماز کو توڑنے کی ضرورت نہیں، اگر تجربہ ہے کہ واقعۃً قطرہ ہے تو نماز کو توڑ کر دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔ (۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱؍۸؍۱۴۰۰ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵؍۲۲۱-۲۲۲)

---

(۱) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس)...... (منه)...الخ. (رد المحتار: ۱؍۱۳۴-۱۳۵، نواقض الوضوء. انيس)

(۲) المستحاضة ومن به سلس بول ...الخ. (ملتقى الأبحر متن مجمع الأنهر: ۱؍۸۴، دار الكتب العلمية، بيروت)

(۳) ’’بہشتی زیور‘‘ ص: ۷۴، کتاب الطہارۃ، معذور کے احکام، مکتبہ مدنیہ، لاہور۔

(۴) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس)...... (منه) أي من المتوضئ الحي معتادًا أولا، من السبيلين أولا (إلى ما يطهر)...... ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور. (الدر المختار) قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله مجرد الظهور)......أي الظهور المجردة عن السيلان فلو نزل البول إلى قصبة الذكر لاينقض لعدم ظهوره (ردالمحتار: ۱؍۱۳۴-۱۳۵، نواقض الوضوء. سعيد. وكذا في النهر الفائق: ۱؍۵۱، نواقض الوضوء، إمداديه، وكذا في تبيين الحقائق: ۱؍۴۵، نواقض الوضوء، دار الكتب العلمية، بيروت، ولو أيقن بالطهارة وشك بالحدث أو بالعكس أخذ باليقين. (الدر المختار مع ردالمحتار: ۱؍۱۵۰، نواقض الوضوء، قبيل مطلب في أبحاث الغسل، سعيد)

قطرہ آنے کے بعد کیا عضو کا دھونا لازم ہے:

سوال: (۱) پیشاب اور استنجا سے فارغ ہونے کے بعد اگر پیشاب کا قطرہ نکلا تو اس کے ایک دو قطرے کی وجہ سے بھی ذکر کا دھونا ضروری ہے یا بعینہٖ وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) ایک شخص کو پیشاب کے قطرے نکلنے کی ایسی شکایت ہے کہ استنجاء بالماء کے بعد وہ احتیاطاً اپنے اِحلیل (ذَکر) میں روئی کا ٹکڑا رکھ دیتا ہے، آدھے گھنٹہ کے بعد پیشاب کا قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے، مگر اس روئی پر کچھ قطرہ نظر آتا ہے، اب اس کا حال یہ ہے کہ روئی نکالنے کے بعد جب ذَکر دھوتا ہے تو اس سے تری لگنے کی وجہ سے پھر قطرہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ تو کیا ایسے آدمی کیلئے اس کی اجازت ہے کہ روئی پر قطرہ نظر آنے کے باوجود ذَکر کو دھو کر......وضو کر کے نماز پڑھ لے؟ کیونکہ جب دھوتا ہے تو پھر قطرہ آنے لگتا ہے اور اگر نہیں دھوتا ہے تو قطرہ نہیں نکلتا ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

(۱) پانی سے پاک کرنا اعلیٰ بات ہے جبکہ وہ قطرہ اس (کے) بدن پر نہ لگا ہو، اگر لگ گیا ہو تو پانی سے پاک کرنے کی تاکید ہے۔(۱)

(۲) ایسا آدمی اب پانی سے نہ دھوئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵۔۲۲۲و۲۲۳)

اگر نماز سے فراغت سے پہلے کپڑے کے ناپاک ہونے کا اندیشہ ہو تو کیا کرے:

سوال: جس شخص کو قطرہ وغیرہ آتا ہو اور وہ معذور ہو، جب اس نے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو کپڑا دھولیا لیکن پھر کپڑا ناپاک ہو گیا تو دوبارہ اس کو کپڑا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

معذور اگر ایسا ہے کہ اگر وہ کپڑے کو دھووے تو خیال ہے کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پھر نجس ہو جاوے گا تو دھونے کی ضرورت نہیں۔(۲) دوسرے وقت کے لئے دھونا ضروری ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۸۷و۲۸۸)

---

(۱) "یطهر بدن المصلى وثوبه من النجس الحقيقي بالماء وبكل مائع طاهر مزيل الخ" (مجمع الأنهر: ۱/۸۶، باب الأنجاس، دار الكتب العلمية، بيروت وكذا في الهداية: ۱/۷، باب الأنجاس وتطهيرها، مكتبه شركة علمية، ملتان)

(۲) (وإن سال علىٰ ثوبه) فوق الدرهم (جازله أن لايغسله إن كان لوغسله تنجس قبل الفراغ منها) أى الصلوٰة (وإلا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترك غسله، هو المختار للفتوىٰ. (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، مطلب فى أحكام المعذور: ۱/۲۸۲)

معذور کا کپڑا کب تک پاک رہتا ہے:

سوال: درمختار صفحہ ۲۱۳ پر ایک مسئلہ معذورین کے بیان میں آیا ہے جس کی عبارت یہ ہے:
"(وحکمه الوضوء) لا غسل ثوبه ونحوه الخ". اس میں شبہ یہ باقی رہا کہ غسل ثوب کا بالتفصیل کوئی عرصہ نہیں بتایا کہ کب تک نہ دھویا جائے اور ثوب معذورین کب تک پاک ہی کے حکم میں رہے گا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

آپ نے درمختار کی عبارت: "(وحکمه الوضوء) لا غسل ثوبه" کے متعلق دریافت فرمایا ہے کہ کپڑا کب تک نہ دھویا جائے، اس میں تین قول ہیں۔ اول یہ کہ اگر دھونے کے بعد دوبارہ نجس ہونے کا اندیشہ نہ ہو، تو دھونا واجب ہے اور اگر دوبارہ نجس ہونے کا اندیشہ ہو تو دھونا واجب نہیں۔ دوسرا قول یہ کہ اگر دھو کر ادائے نماز کا موقعہ مل سکتا ہے یعنی دوبارہ ناپاک ہونے سے پہلے نماز ادا کرسکتا ہے تو دھونا واجب ہے ورنہ نہیں۔ تیسرا قول یہ کہ دھونے کے بعد نماز کے وقت کے اندر ناپاک ہوجانے کا اندیشہ نہ ہو تو دھونا واجب ہے اور نماز کے وقت کے اندر دوبارہ ناپاک ہوجائے تو دھونا واجب نہیں۔ درمختار نے قول ثانی کو مختار للفتویٰ کہا ہے اس کی تصریح وحکمه الوضوء کے پانچ سطر کے بعد (وإن سال علیٰ ثوبه) میں موجود ہے۔(۱) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی (کفایت المفتی: ۲/۲۷۴)

قطرہ کے مریض کے لئے وضو کرنے کا آسان طریقہ:

سوال: چہل قدمی اور اوپر سے نیچے چلنے کے بعد اگر پیشاب کا قطرہ بند نہ ہوتا ہو تو کیا کرنا چاہئے۔ اس صورت میں نماز میں کوئی خلل آئے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

چہل قدمی وغیرہ کوئی قید نہیں ہے۔ اکثر اس سے استبرا حاصل ہوجاتا ہے۔ اصل میں مقصود یہ ہے کہ قطرہ ٹپکنے سے اطمینان حاصل ہوجائے، جب تک اطمینان حاصل نہ ہو وضو شروع کرنا صحیح نہیں۔ جس کو بہت دیر تک قطرہ آتا ہو اس کو چاہئے کہ وقت سے پہلے پیشاب کرلیا کرے یا پیشاب کے سوراخ کے اندر کوئی چیز روئی وغیرہ اس طرح داخل کردے کہ اس کا اندرونی حصہ پیشاب کے قطرہ کو جذب کرلے اور تری باہر نہ آنے پائے۔

---

(۱) (وإن سال علیٰ ثوبه) فوق الدرهم (جازله أن لا يغسله إن كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) أی الصلوٰة (وإلا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترك غسله، هو المختار للفتویٰ. (الدر المختار علیٰ رد المحتار، مطلب فی أحكام المعذور: ۱/۳۰۶، بیروت، انیس)

قال فی شرح التنویر: یجب الاستبراء بمشی أو تنحنح أو نوم علیٰ شقه الأیسر، ویختلف بطباع الناس،وقال فی الشامیة: أما نفس الاستبراء حتی یطمئن قلبه بزوال الرشح فهو فرض وهو المراد بالوجوب، ولذا قال الشرنبلالی: یلزم الرجل الاستبراء حتی یزول أثر البول ویطمئن قلبه.وقال: عبرت باللزوم لکونه أقوی من الواجب لأن هذا یفوت الجواز لفوته فلا یصح له الشروع فی الوضوء حتی یطمئن بزوال الرشح،آه،قلت: ومن کان بطئ الاستبراء فلیفتل نحوورقة مثل الشعیرة ویحتشی بها فی الإحلیل فإنها تشرب ما بقی من أثر الرطوبة التی یخاف خروجها، و ینبغی أن یغیبها فی المحل لئلا تذهب الرطوبة إلی طرفها الخارج،آه.(ردالمحتار:۳۱۹/۱)فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۸/صفر ۹۱ھ (احسن الفتاویٰ:۴۳/۲)

قطرہ والا مریض معذور ہے یا نہیں:

سوال: قطرے والے مریض کو خواہ وقفہ سے آوے یا جلدی جلدی قطرہ آوے، معذور ہے یا نہیں، اور ایک وضو سے ایک وقت کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

جبکہ وہ معذور ہوگیا اور شرعاً اس پر حکم مریض کا لگ گیا تو اب خواہ قطرہ وقفہ سے آوے یا جلدی جلدی ایک وضو سے ایک وقت میں تمام فرض وسنت نفل پڑھ سکتا ہے۔(۱)(فتاویٰ دار العلوم:۲۸۸/۱)

جس شخص کا مرض کی وجہ سے ہر وقت پیشاب جاری رہتا ہے اس کا کیا حکم ہے:

سوال: معذور آدمی جس کا بول ہر وقت جاری رہتا ہو کہ کپڑا پاک نہ رہ سکے اس کا کیا حکم ہے، ہر وقت نماز میں اور (پاک) کپڑے سے نماز پڑھا کرے (کذا) یا اسی ناپاک سے، کیوں کہ ہر وقت (کپڑا) بدلنے اور پاک کرنے میں دقت ہوتی ہے؟

الجواب

ہر وقت وضو نیا کرے (۲) اور ہر وقت کپڑے کو پاک کر لیوے کپڑا پاک کرنے میں کچھ حرج نہیں، تین دفعہ پانی نکال دیوے۔فقط واللہ اعلم۔بدست خاص،ص:۷۱۔(باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۳۶)

(۱) (إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة)الخ، (وحکمه الوضوء) لاغسل ثوبه ونحوه(لکل فرض) اللام للوقت کما فی" لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ"(ثم یصلی) به (فیه فرضاً ونفلاً) فدخل الواجب بالأولیٰ (فإذا خرج الوقت بطل).(الدر المختار علیٰ ردالمحتار،باب الحیض،مطلب فی أحکام المعذور:۲۸۱/۱،ظفیر)

(۲) حاشیہ سابق،ردالمحتار:۲۸۱/۱۔

نوٹ: فتویٰ میں وقت سے مراد نماز کا وقت ہے، یعنی ہر وقت نماز میں نیا وضو کرے اور ناپاک کپڑے دھوئے۔انیس

قطرۂ پیشاب کے عارضہ کی حالت میں کیا حکم ہے:

سوال: کسی شخص کو عارضہ قطرۂ پیشاب یا منی کا ہے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے، آیا دوبارہ وضو کرے اور کپڑا پاک کرے یا کیا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

اگر قطرۂ پیشاب وغیرہ کا آنا حد عذر شرعی کو نہیں پہنچا تو جبکہ قطرہ باہر آنا یقینی ہو وضو کرنا ضروری ہے۔(۱) اور اگر حد شرعی کو پہنچ گیا ہے بایں طور کہ تمام وقت نماز میں اتنا وقت بھی اس کو نہیں ملا کہ وضو پورا کرکے نماز پڑھے اور قطرہ سے محفوظ رہا ہو تو وہ شخص معذور شرعی ہو گیا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ تمام وقت میں ایک بار وضو کرکے تمام وقت کی جو نماز چاہے پڑھے، اعادۂ وضو کی ضرورت اس وقت میں نہیں ہے، جب وقت نکل جائے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔

كذا فی الدر المختار وغيره. (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۸۵)

قطرہ قطرہ پیشاب آنے کا حکم:

سوال: بندہ کو مسلسل چھ سال سے تقاطر بول کی شکایت ہے، اکثر تو پیشاب کرنے کے فوراً بعد یا کچھ دیر بعد یا کبھی نماز کے اندر یا وضو کرنے کے وقت پیشاب کے قطرے نکل آتے ہیں، اب جب نماز میں یہ حالت پیش آتی ہے تو بندہ وضو کیلئے جائے گا تو ادھر جماعت ختم ہوجاتی ہے تو اس صورت میں بندہ کیا کرے؟ کبھی پیشاب کی مقدار اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہے۔ بندہ کو کبھی عین درس کی حالت میں یہ بیماری پیش آتی ہے اور درس کے وقت میں وضو کا ہونا ضروری ہے، اگر بندہ وضو کیلئے جائے گا تو سبق فوت ہوجائے گا۔ بندہ اس صورت میں کیا کرے؟

بندہ فی الحال ایک کپڑا استعمال کرتا ہے اور ہر نماز سے پہلے کپڑے کو دھو لیتا ہے، پیشاب کرکے وضو کرتا ہوں پیشاب کے قطرے نکلے یا نہیں، تو کیا میری نماز صحیح ہوئی یا نہیں یا بندہ سب کی قضا کرے، کیا بندہ صاحبِ عذر نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

جب آپ صاحب عذر (شرعی معذور) نہیں ہیں تو جو نمازیں قطرے آنے کی حالت میں یا قطرے آنے کے بعد بغیر وضو کئے ناپاک کپڑے سے (جبکہ مقدارِ عفو سے زائد ہو) پڑھی ہوں، ان سب کا اعادہ ضروری ہے۔(۳) قطرہ آنا

---

(۱) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس)...... (منه) أى من المتوضئ الحى معتاداً كان أو لا، من السبيلين أو لا (درمختار) قوله معتاداً كالبول والغاية. (رد المحتار، نواقض الوضوء: ۱/۱۲۴، ظفیر)

(۲) وصاحب عذر من به سلس) بول الخ (إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة) .. (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، باب الحيض، مطلب فى أحكام المعذور: ۱/۲۸۰-۲۸۱، ظفیر)

(۳) "ولو صلى مع هذا الثوب صلوات ثم ظهر أن النجاسة فى الطرف الآخر، يجب عليه إعادة الصلوات التى صلى مع هذا الثوب، الخ". (خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۴۰، الفصل السادس فى غسل الثوب والدهن ونحوه، امجد اکیڈمی، لاہور، وكذا فى النهر الفائق: ۱/۱۴۲، باب الأنجاس، إمدادية)

آپ کے حق میں ناقضِ وضو ہے، قطرہ کیلئے مستقل کپڑا رکھیں نماز کے وقت اس کو الگ کر دیا کریں یا نماز کیلئے مستقل لنگی رکھیں، اگر اتفاقاً وہ ناپاک ہو جائے تو پاک کر لیں۔

سبق کیلئے پاک رہنا ضروری نہیں، قرآن کریم کو بلا وضو ہاتھ نہ لگائیں اور ضرورت پیش آئے تو رومال سے پکڑ لیں، کتاب میں گنجائش ہے، احتیاط کرنا چاہیں تو کتاب کو بھی رومال سے پکڑ لیا کریں، (۱) وضو میں سبق کے وقت زحمت ہو اور بغیر وضو کتاب سمجھ میں نہ آئے تو تیمّم کی گنجائش ہے، زیادہ تشویش میں نہ پڑیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۲۱۹/۵-۲۲۰)

پیشاب کے مریض کے لیے وضو کا حکم:

سوال: مجھ کو پیشاب کے بعد دیر تک قطرہ یا نمی آجانے کا شک رہا کرتا ہے، مثلاً پیشاب کے آدھ گھنٹہ پیچھے وضو کرنے بیٹھا پس دورانِ وضو میں خیال ہوا کہ پیشاب کے مقام پر نمی آگئی، یا آیا چاہتی ہے، اس کا امتحان کرنے کے لئے کہ آیا درحقیقت نمی آگئی یا نہیں، ڈھیلے سے دیکھا، پس بعض اوقات ڈھیلے میں نمی یعنی بھیگا پن معلوم ہوا اور بعض اوقات نہیں، اس نمی کے آجانے کے اندیشہ سے تقریباً نماز سے ڈیڑھ یا دو گھنٹے پہلے خواہ پیشاب لگے یا نہ لگے، پیشاب کر لیا کرتا ہوں تا کہ نماز اطمینان کے ساتھ ہو، اور اگر کسی وقت ڈیڑھ یا دو گھنٹے پہلے پیشاب کرنے کا اتفاق نہ ہو اتو پھر پیشاب لگنے پر بھی نماز سے فارغ ہونے تک روکنا پڑتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس قطرہ کی وجہ سے طبیعت میں الجھن سی رہتی ہے، پس ارشاد فرمائیں کہ آیا یہ ضرور ہے کہ قطرہ کا گمان ہونے کی حالت میں ہمیشہ وضو مکرر کر لینا چاہئے، یا گمان ہونے پر ہر وقت دیکھ لینا چاہئے، یا قطرہ آجانے کی جانب بالکل دھیان ہی نہ کرنا چاہئے، غرض جو حکم شرعی ہو یا شرعاً کوئی آسان شکل ہو اس سے خاکسار کو آگاہ فرمائیں، اور یہ امر بھی قابل گذارش ہے کہ بندہ کو دو گھنٹہ یا سوا دو گھنٹہ پیچھے پیشاب کی حاجت ہوا کرتی ہے، پس اگر کسی وقت بھول گیا اور جماعت میں گھنٹہ یا پون گھنٹہ باقی ہوا تو بڑی مشکل و تکلیف پیش آتی ہے۔ فقط والسلام

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

قال في مراقي الفلاح: يلزم الرجل الاستبراء والمراد طلب براءة المخرج عن أثر الرشح حتى يزول أثر البول بزوال البلل الذى يظهر على الحجر بوضعه على المخرج وحينئذٍ يطمئن قلبه علىٰ حسب عادته إما بالمشي أو التنحنح أو الاضطجاع علىٰ شقه الأيسر أو غيره بنقل أقدام

(۱) قال الشيخ إبراهيم الحلبيؒ: ويكره أيضاً للمحدث ونحوه مس تفسير القرآن وكتب الفقه وكذا كتب السنن ولأنها لايخلو عن آيات وهذا التعليل يمنع مس شروح النحو أيضاً ...... والأصح أنه لايكره عندأبى حنيفةؒ. (الكبيرى: ص ٥٦، في آخر باب الغسل، انيس)

ورکض وعصر ذكره برفق لاختلاف عادات الناس فلايقيد بشيء،آه وفي حاشيته للطحطاوي عن المضمرات: ومتى وقع في قلبه أنه صارطاهراً جاز له أن يستنجي (ويتوضأ)لأن كل أحد أعلم بحاله (ص:٢٦) وقال في الدر: يستحب للرجل إن رابه الشيطان أن يحتشي ويجب إن كان لاينقطع إلا به قدرما يصلي آه (ج۱ص۱۵۵) وقال الشامي في باب الاستنجاء: وجدناه نافعاً جداً لقطع التقاطر.

صورت مسئولہ میں حکم یہ ہے کہ وضو کرنے سے پہلے اگر استنجا کیا ہوتو دفع تقاطر کی جو تدبیر تجربہ میں نافع ہوئی ہو خواہ چلنا پھرنا یا لیٹنا وغیرہ ان تدابیر سے دفع تقاطر کا اطمینان کیا جائے اور جب اطمینان ہو جائے کہ اب قطرہ آنا بند ہو گیا، اس کے بعد وضو کیا جائے اس کے بعد اگر پھر شبہ قطرہ آنے کا ہو تو ہاتھ ڈال کر دیکھ لیا جائے، اگر انگلی پر نمی معلوم ہو تو وضو دوبارہ کر لیا جائے ورنہ نہیں، اگر کسی وقت نماز کے قریب استنجے کی ضرورت ہو، اور پیشاب کے روکنے میں ضرر طبی کا اندیشہ ہو تو پیشاب کو روکنا نہ چاہئے، بلکہ پیشاب کر کے رفع قطرہ کی تدبیر کی جاوے، اور کچھ دیر ٹہلنے چلنے پھرنے کے بعد وضو کر لیا جائے پھر نماز شروع کر دیں، اس کے بعد اگر قطرہ کا شبہ ہو تو ہاتھ سے دیکھ لیا جائے اگر معلوم ہو کہ نمی آئی ہے تو وضو دوبارہ کیا جائے ورنہ نماز پڑھتا رہے، جس کو قطرہ کا وسوسہ زیادہ آتا ہو اس کے لئے یہ تدبیر مفید ہے کہ عضو خاص کے اندر کسی قدر روئی رکھ لیا کرے، اس سے قطرہ بند ہو جاتا ہے اور روئی کو سوراخ سے ملا ہوا نہ رکھے، بلکہ ذرا سوراخ سے نیچے کو یعنی اندر کو رکھے، اس صورت میں روئی کے تر ہونے سے وضو باطل نہ ہوگا، جب تک سوراخ کے منہ پر تری نہ آجائے، اور اگر روئی سوراخ کے متصل ہوگی تو باہر کا حصہ تر ہو جانے سے وضو ٹوٹ جائے گا، **كما ذكره في الدر**. (ج۱ص۱۵۴)

۱۸ر صفر ۴۴ھ۔ (امداد الاحکام جلد اول ص۳۷۲ تا ۳۷۴)

جس کی منی برابر نکلتی رہتی ہو اس کا حکم:

سوال: زید کو ہر وقت منی آتی رہتی ہے، شروع شروع میں تمام نمازوں کے اوقات میں نہیں آتی تھی، لیکن اب تقریباً تمام نمازوں کے اوقات میں آتی رہتی ہے، لیکن نماز کے پورے وقت میں نہیں آتی بلکہ وقت کے کسی حصہ میں آ گئی اور کسی حصہ میں رک گئی اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک دو وقت خالی بھی چلا جاتا ہے، لیکن وہ وقت بھی مشتبہ رہتا ہے، لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ ایک دو وقت خالی گذرے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ ایسے شخص کو معذور شرعی کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ایسا شخص اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے، کئی کئی مرتبہ وضو کرنا پڑتا ہے؟ جو صورت ہو تحریر فرمائیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

ان حالات میں یہ شخص شرعاً معذور نہیں، ہر مرتبہ خروجِ منی اس کے حق میں ناقضِ وضو ہے، بدن کو پاک صاف کر کے روئی اندر رکھ لے، اس طرح نماز پڑھ لے، جب روئی پر تری ظاہر ہوگئی تب وضوٹوٹے گا اور حکم لگایا جائے گا ناقضِ وضو ہونے کا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ:۲۱۷/۵)

جریان کے مریض کے لئے غسل کا حکم:

سوال: مجھے شدید جریان منی ہے، کافی علاج کیا، لیکن نفع نہیں ہوا، حالت نماز میں بھی منی خارج ہو جاتی ہے، ہمارے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اگر بغیر کسی شہوت کے منی خارج ہو جاتی ہو، تو یہ بیماری ہے، اس سے غسل واجب نہیں ہوتا، البتہ وضو واجب ہو جاتا ہے، اگر جریان کا اس قدر غلبہ ہو کہ اس سے بچ کر نماز کی ادائیگی دشوار ہو، تو نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کر لیں، اور جب تک کوئی دوسرا ناقض وضو پیش نہ آئے، وقت ختم ہونے تک انزال کے باوجود نماز ادا کرتے رہیں۔

ثم المعتبر عند أبی حنيفةؒ ومحمدؒ انفصاله عن مكانه علیٰ وجه الشهوة،قال المحشی: فثبت أن لاغسل علیٰ من خرج المنی منه بلاشهوة. (۲) فقط (کتاب الفتاویٰ:۵۸/۲۔۵۹)

جریان کی کثرت سے جب کپڑا پاک نہ رہ سکے تو کس طرح نماز پڑھے:

سوال: خاکسار مرض جریان میں مبتلا ہے اور ایسی حالت ہے کہ ہر وقت کپڑا خراب رہتا ہے، نہا کر بھی پاک رہنا مشکل ہے۔ اب فرمایئے کہ نماز کیسے ادا کروں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

ایسی حالت میں آپ اسی حالت میں وضو کر کے نماز پڑھ لیا کریں غسل کی ضرورت نہیں، یہ ودی وغیرہ ہے منی نہیں ہے۔ اس میں وضو لازم ہوتی ہے، اور نماز کیلئے دوسرا کپڑا رکھیں، اگر نماز کی حالت میں بھی قطرہ آوے تو نماز پوری کر لیں نماز صحیح ہو جاتی ہے، بعد نماز کے اس پاجامہ کو اگر قطرہ لگا ہو تو دھو کر رکھ دیں دوسری نماز کے وقت پھر اس کو پہن

---

(۱) "ينقض (لوحشا إحليله بقطنة وابتل الطرف الظاهر) هذا لو القطنةُ عاليةً أو محاذيةً...... وإن متسفلةً عنه لا ينقض". (الدر المختار:۱۴۸/۱،۱۴۹، نواقض الوضوء، قبل مطلب فی أبحاث الغسل، سعيد، وكذا فی المحيط البرهانی: ۵۶/۱، مسائل الأصل الثالث، غفارية. وكذا فی خلاصة الفتاویٰ:۱۷/۱)

(۲) الهداية:۳۱/۱۔

کروضو کر کے نماز پڑھیں۔ بہر حال نماز اسی حالت میں پڑھتے رہیں وہ نماز صحیح ہے۔(۱)(فتاویٰ دارالعلوم:۲۸۹/۱)

کیا کثیر الاحتلام معذور ہے:

سوال: زید احتلامِ شدید کے مرض میں مبتلا ہے، تقریباً ہر روز ہی احتلام ہوتا ہے، بدن کے اعتبار سے کمزور اور لاغر ہے، ہر روز سردی کے موسم میں غسل کرنا بہت دشوار ہے، اگر غسل نہ کرے اور نماز پڑھے تو طبعی کراہت محسوس ہوتی ہے۔ایسی صورت میں شرعی معذور کا حکم ہوگا یا نہیں؟

کشف الحاجۃ ترجمہ مالابدمنہ میں ہے کہ:

''اگر کسی نمازی کا سارا بدن اور کپڑا ناپاک ہے اور وہ بے چارہ پانی کے استعمال پر قدرت نہیں رکھتا تو اس کو اس ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنی جائز ہے، بشرطیکہ ستر ڈھانکنے کے بقدر پاک کپڑا میسر نہ ہو'' ۔ص:۱۹۔ (مالابدمنہ، ص:۲۸، کتاب الطہارۃ، فصل در تیمم، میر محمد کتب خانہ، کراچی)

''مسئلہ: اگر بدنِ مصلی یا پارچۂ او نجس باشد وبراستعمالِ آب قادر نباشد، اورا نماز بانجاست جائز ست، اگر برپارچۂ پاک...... بقدرسترعورت قادر نباشد''۔

اس عبارت کا کیا مطلب ہے؟

الجواب ______________ حامداً و مصلیاً

مالابدمنہ کے مسئلہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک شخص بیمار ہے، مثلاً دستوں کا عارضہ ہے یا اس کو کوئی زخم ہے جس سے ہر وقت رطوبت جاری رہتی ہے، وہ نہ خود اپنے کپڑوں کو پاک کرسکتا ہے نہ وضو کرسکتا ہے، صاحبِ فراش ہے تو وہ ایسی ہی حالت میں نماز ادا کرے۔(۲) یا ایک لنگی مستقلاً نماز کیلئے تجویز کرلیں کہ جب ضرورت ہو اور سب کپڑے ناپاک ہوں تو اس کو استعمال کرلیا کریں، بغیر نماز کے اس کو استعمال نہ کریں، مبادا وہ ناپاک ہوجائے، پھر احتلام سے جو نجاست

(۱) (وصاحب عذر من به سلس) بول لايكمنه إمساكه (أو استطلاق بطن أو انفلات ريح الخ إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة) بأن لايجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه خالياً عن الحدث الخ (وحكمه الوضوء) لاغسل ثوبه ونحوه (لكل فرض). (الدر المختار على رد المحتار، مطلب في أحكام المعذور:۲۸۰/۱،ظفير)

(۲) "ثم قال: مريض مجروح تحته ثياب نجسة،إن كان بحال لايبسط تحته شيء إلا تنجس من ساعته، له أن يصلي على حاله، وكذا لولم يتنجس الثاني إلا أن يزاد مرضه، له أن يصلي فيه". (البحر الرائق،كتاب الصلوٰة،باب صلوٰة المريض:۲۰۲/۲،رشیدیہ)

بدن پر لگے اس کو پاک کرلیں۔(۱) اگر غسل سے مرض پیدا ہوجائے یا مرض میں شدت ہوجائے تو تیمّم کرکے نماز ادا کرلیا کریں۔(۲) طبعی کراہت کا خیال نہ کریں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔الجواب صحیح: نظام الدین غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۲۲۵/۵۔۲۲۶)

خروج ریح کی کثرت پر وضو و نماز وغیرہ کا حکم:

سوال: زید کو بعض دفعہ اس قدر استخراج ریاح بڑھ جاتا ہے کہ اطمینان سے وضو پورا نہیں کرسکتا، نماز تو درکنار، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ وضو بھی اور دو تین رکعت بھی پڑھ لیتا ہے مگر ریاح نہیں آتی۔ایسی حالت مذکورہ بالا میں زید بلا خطر نماز پڑھا کرے یا کوئی دوسرا حکم شارع علیہ السلام کا ہے؟ ہر دو حالت میں زید اُس وضو سے جس سے اس نے نماز ادا کی ہے ،تلاوت کلام پاک دیکھ کر یا اور کوئی وظائف یا درود پڑھ سکتا ہے یا تعلیم دے سکتا ہے یا ہر کسی کیلئے وضو تازہ کیا کرے؟

الجواب

اس کا حکم معذور کا ہے، ہر ایک وقت کے لئے جُدا وضو کرے اور وقت کے اندر ایک دفعہ وضو کرنے سے فرض اور سنن اور نوافل اور سجدۂ تلاوت اور تلاوتِ قرآن بمس مصحف کرسکتا ہے۔(۳) اور وظائف تسبیح وتہلیل، درود شریف تو بلا وضو بھی پڑھ سکتا ہے۔(۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۹۷/۱۔۲۹۸)

خروج ریاح کے مریض کے لئے وضو نماز کا حکم:

ایک شخص عرصہ ۱۷۔۱۸ سال سے ریاحی مریض ہے جس کیوجہ سے وضو ایک بار کرنے کے بعد فوراً یا کچھ دیر بعد یا عین نماز میں رکوع وسجود کے وقت ساقط ہوجاتا ہے اگر ریاح کو روکا جاتا ہے تو مزید حبس ریاح سے اور دیگر امراض کا

(۱) "یجب تطهیر ما أصابته النجاسة من بدن وثوب أومكان لقوله تعالیٰ: ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ الخ". (الفقه الإسلامی وأدلته: ۲۴۰/۱،المبحث الثانی، شروط وجوب الطهارة، رشیدیه. وکذا فی المحیط البرهانی: ۲۲۰/۱،تطهیر النجاسات،غفاریة. وکذا فی التاتارخانية: ۳۰۵/۱،الفصل الثامن فی تطهیر النجاسات،إدارة القرآن)

(۲) "من عجز عن استعمال الماء لبُعده أولمرض يشتد أويمتد بغلبة الظن أوقول حاذق مسلم ولوبتجربة أولم يجد من يوضئه ....تيمم لهذه الأعذار كلها". (الدر المختار: ۲۳۲/۱،باب التیمم ، سعید،وکذا فی الفقه الإسلامی وأدلته: ۵۷۳/۱،المرض وبطء البرء، رشیدیه. وکذا فی النهر الفائق: ۹۸/۱،باب التیمم، إمدادية)

(۳) (وحكمه الوضوء)...... (لكل فرض) أی لوقت كل صلوٰة،الخ (ثم يصلی) به (فيه فرضاً ونفلاً) فدخل الواجب بالأولی الخ (فإذاخرج الوقت بطل).(الدرالمختار)

أفاد أن الوضوء إنما يبطل بخروج الوقت فقط لابدخوله. (ردالمحتار،مطلب فی أحكام المعذور: ۲۸۱/۱،ظفیر)

(۴) فالوضوء لمطلق الذكر مندوب وتركه خلاف الأولی وهومرجع كراهة التنزيه. (الدرالمختار علیٰ ردالمحتار،أبحاث الغسل: ۱۶۱/۱،ظفیر)

اندیشہ ہے۔ایسی صورت میں بار بار وضو کرنا بھی بے سود ہے کیونکہ پھر ساقط ہونے کا اندیشہ رہتا ہے،عموماً مغرب اور عشا میں صرف ایک وضو سے پوری نماز مشکل ہے نیز دوبارہ وضو کرنے سے جماعت کے آداب اور تسلسل میں فرق پڑتا ہے ایسی مجبوری کی حالت میں صرف ایک بار کر کے پوری نماز ادا کی جاسکتی ہے اور درمیان میں کسی بھی وقت وضو کا ساقط ہونا مرض سے قابل معافی ہوسکتا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

اگر آپ کو خروج ریح کا مرض ایسا ہے کہ کوئی وقت نماز کا پورا اس طرح نہیں گذرتا ہے جس میں آپ وضو کر کے نماز پڑھ سکیں اور یہ مرض پایا جاتا ہے تو آپ شرعاً معذور ہیں اور بقائے عذر کے لئے ہر وقت میں ایک آدھ مرتبہ بھی یہ مرض (خروج ریح) پایا جانا کافی ہے،تو آپ معذور رہیں گے اور پورے وقت کے لئے آپ کو ایک ہی وضو کافی رہے گا وقت بھر یہ وضو خروج ریح سے نہیں ٹوٹے گا جتنی نمازیں فرض سنت نفل تراویح آپ چاہیں پڑھیں،البتہ اگر خروج ریح کے علاوہ اور کوئی دوسرا ناقض پایا جائے گا تو اس سے آپ کا وضو ٹوٹے گا،خروج ریح سے نہیں ٹوٹے گا،جب ایک وقت نماز کا ختم ہوجائے اور دوسرا شروع ہو تو پھر سے نیا وضو آپ کرلیں۔چاہے خروج ریح بعد وضو کے نہ ہوا ہو کیونکہ معذور کے حق میں وقت کا نکلنا اور داخل ہونا ہی ناقض وضو کے حکم میں ہے مثلاً آفتاب غروب ہونے سے پہلے آپ نے وضو کیا تو یہ وضو عصر کے وقت میں ہوا اور عصر کے ہی وقت بھر رہے گا،جب آفتاب غروب ہوا وقت عصر ختم ہوا ساتھ ساتھ یہ وضو بھی ختم ہوا اب مغرب کا وقت شروع ہوگیا اب اس وقت کے لئے ایک جدید وضو کرلیجئے اور عشا کا وقت ہونے تک جتنی نمازیں چاہیں اسی وضو سے جس طرح وقت بھر جتنی نمازیں چاہیں پڑھ سکتے ہیں،مس مصحف وغیرہ سب کرسکتے ہیں۔(۱) فقط واللہ اعلم بالصواب (منتخبات نظام الفتاویٰ:۱/۱۴۷۔۱۴۸)

خروج ریح کا مرض ہو تو معذور ہے یا نہیں:

سوال: زید کو اکثر ریاح جاری رہتی ہیں اور بعض دفعہ کامل وقت نماز کا گذر جاتا ہے کہ وہ مرض مذکور سے فارغ رہتا ہے،کیا وہ معذور شرعی ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور وضو واحد سے حالت ابتلا میں نماز ادا کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ

ابتدا میں صاحب عذر ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام وقت نماز میں اس کو اتنا وقت نہ ملے کہ وضو کر کے نماز

(۱) ومن به عذر كسلس بول أواستطلاق بطن) وانفلات ريح ورعاف دائم وجرح لايرقأ ولايمكن حبسه بحشو من غيرمشقة ولابجلوس ولابإلايماء فى الصلوة فبهذا يتوضؤن (لوقت كل فرض) لا لكل فرض ولا نفل ...... (ويصلون به) أى بوضوء هم فى الوقت (ماشاء وا من الفرائض) أداءً للوقتية وقضاءً لغيرها .(مراقى الفلاح: ٢٧، دارالكتب العربية الكبرىٰ بمصر)

بدوں اُس عذر کے پڑھ سکے۔ پس اگر ایک بار بھی ایسا وقت آچکا ہے کہ اس کو اتنا موقع نہیں ملا کہ تمام وقت نماز میں بدوں اس عذر کے وضو اور نماز پوری کر سکا ہو تو وہ معذور ہو گیا، اس کو ایک وضو سے تمام وقت نماز میں نماز فرض و نفل پڑھنا درست ہے اور جب وقت نکل گیا وضو اس کا باقی نہ رہا۔ پھر وہ شخص اس وقت تک معذور رہے گا کہ تمام وقت نماز میں ایک بار بھی اس کو عذر مذکور واقع ہو جاوے۔ قال فی الدر المختار: ''(إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة) بأن لایجد فی جمیع وقتها زمناً یتوضأ ویصلی فیه خالیاً عن الحدث الخ (وهذا شرط) العذر (فی حق الابتداء، وفی) حق (البقاء کفٰی وجوده فی جزء من الوقت) ولو مرةً (وفی) حق الزوال یشترط (استیعاب الانقطاع) تمام الوقت (حقیقةً) الخ. (درمختار)(۱) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۲۹۰-۲۹۱)

حافظ قرآن ریاح کا مریض ہو تو وہ کیا کرے:

سوال: گذارش ہے کہ مجھے ریاح بہت آتی ہے اور میں قرآن کا حافظ ہوں رمضان میں تراویح پڑھانے میں پانچ چھ ۶ دفع روزانہ ریح خارج ہو جاتی ہے بار بار نیت توڑنے پر لوگوں میں بدنامی ہو جائے گی اور کوئی سنانے والا بھی نہیں ہے، اسی طرح میں ایک وضو پر پوری تراویح پڑھا دیتا ہوں جبکہ دس پانچ منٹ سے زیادہ ریح نہیں رکتی ہے اگر اس طرح نہ پڑھائیں تو قرآن پاک رہ جائے گا میں بہت پریشان ہوں کیا کروں؟ دریافت ہے کہ قرآن پڑھانا بند کر دوں یا اس طرح پڑھاتا رہوں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللّٰه التوفیق

حسب تحریر سوال آپ شرعاً ایسے معذور نہیں ہیں کہ محض ایک وضو سے وقت بھر نماز پڑھتے رہیں، خواہ ریح خارج ہوا کرے۔

اور آپ کے پیچھے تمام مقتدیوں کی جنہوں نے ریح خارج ہونے پر نمازیں پڑھی ہیں، کوئی نماز نہیں ہوگی اور جو پڑھی ہیں، وہ نہیں ہوئیں۔

آپ قطعاً نماز پڑھانا ترک کر دیں اور جتنی نمازیں اس طرح ریح خارج ہونے کے بعد پڑھائی ہوں، اعلان کر دیں کہ وہ نمازیں دہرا لیں ورنہ سب کا گناہ آپ پر ہوگا۔(۲) فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دارالعلوم دیوبند، سہارنپور۔ الجواب صحیح: سید احمد علی سعید (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۱۴۹)

(۱) الدر المختار علٰی ردالمحتار، مطلب فی أحکام المعذور: ۱/۲۸۰، ظفیر

(۲) مراقی الفلاح: ۴۷، دار الکتب العربیة الکبریٰ بمصر.

خروج ریح کا دورہ پڑتا ہو تو کس طرح نماز ادا کرے:

سوال: مجھ کو معدہ کی کمزوری کے باعث اخراج ریح کا مرض بھی معلوم ہوتا ہے، اکثر نماز میں بھی ریح خارج ہو جاتی ہے اور مجھ کو بطور دورہ کے رہتا ہے، ایام دورہ میں ایک نماز کیلئے چار پانچ مرتبہ وضو کرنا پڑتا ہے، ایسی حالت میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب ——————

ایامِ دورۂ ریاحی میں ایک نماز کے وقت میں ایک دفعہ وضو کرنا کافی ہے اسی وضو سے تمام وقت میں فرض وسنن ونوافل ادا کرنا جائز ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۹۸/۱)

انفلات ریح والے کی نیند ناقض وضو ہے یا نہیں:

سوال: اگر کسی کو خروج ریاح کا مرض ہو تو اس کے حق میں نوم ناقض وضو ہے یا نہیں؟

الجواب ——————

انفلات ریح والے کی نوم ناقض وضو ہے یا نہیں۔ اس میں دو قول ہیں۔
شامیؔ نے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ ناقض وضو نہیں۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱۳۳/۱۔۱۳۴)

جس کو ہر وقت ریاح خارج ہوتی ہو اس کی نماز کا حکم:

سوال: اگر کوئی شخص بعارضۂ ریاح مبتلا ہو، مثلاً ریاحی بواسیر وغیرہ ہو، جس کی وجہ سے اکثر ریاح خارج ہوتی ہو، تو اس صورت میں ایک ہی وضو سے فرائض وسنن وغیرہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں، اور اس کے لئے وضو کا مسئلہ کیا ہوگا؟

الجواب —————— وباللّٰہ التوفیق

ایسے شخص کو جو ایسے امراض میں مبتلا ہو جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس کو ہر وقت کی نماز کے لئے اسی وقت میں وضو کرنا چاہئے، اور جب تک اس نماز کا وقت رہے، وہ فرض سنت اور نفل نمازیں پڑھ سکتا ہے، فجر کی نماز کے لئے اس کا وضو صبح صادق کے بعد سے طلوع آفتاب کے پہلے تک رہے گا، یعنی جس وقت تک فجر کی نماز کا وقت ہے، آفتاب نکلتے ہی وضو باطل ہو جائے گا۔ اس لئے طلوع آفتاب کے بعد وہ فجر کے وضو سے نفل یا تلاوت نہیں کرسکتا۔(۳) فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی۔۱۱/۱۱۔۱۳۷۵ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ جلد دوم صفحہ ۷۱، ۷۲)

---

(۱) (وصاحب عذر من به سلس) ... الخ. (الدر المختار علیٰ ردالمحتار، مطلب فی أحکام المعذور: ۲۸۰/۱، ظفیر)
(۲) (و) ینقضه حکماً (نوم......) (درمختار) أقول: ینبغی ... الخ. (ردالمحتار، نواقض الوضوء: ۱۳۰/۱۔۱۳۱، ظفیر صدیقی)
(۳) یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ ہر وقت ریاح خارج ہوتی رہتی ہو اور کسی فرض نماز کے پورے وقت میں ریاح خارج ہوئے بغیر وضو کر کے نماز نہ پڑھ سکتا ہو۔ مجاہد۔" (وصاحب عذر) ... الخ. (الدر المختار علی هامش رد المحتار، مطلب فی أحکام المعذور: ۵۰۴/۱، ۵۰۵)

خروج ریح کے مریض کا سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

سوال: اگر ریاحی مریض عشا کی نماز پڑھ کر سو گیا تو وہ عشا ہی کے وضو سے تہجد کی نماز اور صبح کی نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

فی رد المحتار: والأحسن ما فی فتاویٰ ابن الشلبی حیث قال: سئلت عن شخص به انفلات ریح هل ینقض وضوءه بالنوم؟ فأجبت بعدم النقض بناءً علٰی ما هو الصحیح من أن النوم نفسه لیس بناقض وإنما الناقض ما یخرج ومن ذهب إلٰی أن النوم نفسه ناقض لزمه النقض. (ردالمحتار: ۱/۱۳۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جس کو انفلات ریح کا مرض ہو اور وہ شرعاً معذور ہو اس کی نیند ناقض وضو نہیں، کیونکہ نقض کا سبب خروج ریح ہے، (۱) جو اس کے لئے وقت کے اندر ناقض وضو نہیں، لہذا یہ شخص عشا کے وضو سے تہجد پڑھ سکتا ہے۔ فجر کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۲/ ذی الحجہ ۸۵ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۲/ ۷۸-۷۹)

مریض کو آپریشن کے بعد طہارت میں شبہ رہتا ہے تو نماز پڑھے یا نہ پڑھے:

سوال: زید کا پیشاب بند ہو گیا۔ ڈاکٹر نے ناف کے اوپر سے آپریشن کر کے ربڑ کی نلی رکھ دی اس نلی سے پیشاب ہوتا ہے وہ نلی ہمیشہ پیٹ پر رہتی ہے۔ اور اس میں پیشاب بھرا رہتا ہے نلی کے منہ کو تاگے سے بند کر دیا جاتا ہے۔ جب پیشاب کرانا ہوتا ہے تو اس کے منہ کو کھول کر کرا لیا جاتا ہے۔ پھر تاگے سے بند کر دیا جاتا ہے۔ تو ایسی حالت میں یہ شخص نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

---

(۱) **نجاست نکلنے کی نئی جگہ کا دھونا:**

اگر پیشاب و پاخانہ نکلنے کا جو مخرج ہے، جیسے مقعد اور آلۂ تناسل، اس کے علاوہ اگر کوئی دوسرا مخرج آپریشن وغیرہ سے بن جائے اور اس سے پیشاب یا پاخانہ نکلنے لگے تو اس کی دو صورتیں ہوں گی:

(الف) اگر اس سے ہر وقت پیشاب پاخانہ نکلتا رہتا ہے تو وہ شخص سلس بول کے مریض کے حکم میں ہوگا اور ایک بار نماز کے لیے وضو کرنے سے پہلے دھونا ضروری ہوگا۔

(ب) اور اگر متعین وقت پر پیشاب یا پاخانہ نکلتا ہے تو اس کو ہر بار پانی سے دھونا ضروری ہوگا، نیز صرف پوچھنا (ڈھیلے وغیرہ سے) کافی نہ ہوگا۔ (الموسوعۃ الفقھیہ: ۴/ ۱۱۷۔ بحوالہ الذخیرہ: ۱/ ۲۰۳، المغنی: ۱/ ۱۱۸)

یہ امام احمدؒ کے مسلک پر ہے، احناف کے یہاں یہ مسئلہ مذکور نہیں ہے۔

اگر نلکی کے ذریعہ پیشاب یا پاخانہ نکلتا رہتا ہے اور وہ نجاست کسی تھیلے میں جمع ہوتی رہتی ہے تو چوں کہ ان پر وہ نجاست نہیں لگتی ہے، اس لیے اس کا دھونا ضروری نہ ہوگا۔ (طہارت کے احکام و مسائل، ص ۲۲۵، انیس الرحمٰن)

الجواب

اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں۔ پڑھنا ضروری ہے، شبہ رہتا ہے تو بعد میں دہرالی جائے۔ بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہوتو لیٹے لیٹے اشارے سے پڑھے مگر چھوڑے نہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۲۶۵/۴)

ناسور والا معذور ہے یا نہیں:

سوال: جس شخص کے ناسور ہو وہ معذور ہے یا نہیں؟

الجواب

ناسور اگر ہر وقت بہتا ہے تو صاحب ناسور معذور ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۸۸/۱)

ناسور والا معذور عصر کے وضو سے مغرب کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں:

سوال: ایک شخص کو عارضۂ ناسور ہے اور قطرہ قطرہ رطوبت خارج ہو کر کپڑے میں جذب ہوجایا کرتی ہے اور یہ مرض دائمی ہے، تو یہ شخص عصر کی وضو سے مغرب کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں، اسی کپڑے کو پہنے ہوئے نماز پڑھنا اور امام ہونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب

وہ شخص معذور ہے اور معذور غیر معذورین کا امام نہیں ہوسکتا۔

کما فی الدر المختار: " ولا طاھر بمعذور".(۲)

اور معذور وقت کے اندر نماز اس عذر کے ساتھ پڑھ سکتا ہے، اور کپڑے کے دھونے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر یہ اندیشہ ہے کہ اگر کپڑے کو دھویا جاوے گا تو پھر نماز سے پہلے ناپاک ہوجاوے گا تو نہ دھونا درست ہے، اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ نماز سے فارغ ہونے تک درہم سے زیادہ ناپاک نہ ہوگا تو دھونا چاہئے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۸۶/۱)

رطوبت والی بواسیر کا حکم:

سوال: بادی بواسیر جس میں ہر وقت رساوٹ رہے اور جس کا روکنا ممکن نہ ہو ایسی صورت میں ادائیگی نماز کی کیا صورت ہوگی؟

---

(۱) وھذا إذا لم یمض علیھم وقت فرض إلا وذلک الحدث یوجد فیہ الخ فالحاصل أن صاحب العذر ابتداءً من استوعب عذرہ تمام وقت صلوٰۃ ولو حکماً لأن الانقطاع الیسیر ملحق بالعدم وفی البقاء من وجد عذرہ فی جزء من الوقت وفی الزوال یشترط استیعاب الانقطاع حقیقةً .(البحر الرائق، باب الحیض: ۲۲۸/۱، ظفیر)

(۲) الدر المختار علیٰ ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۴۱/۱۔ ظفیر

(۳) (وإن سال علیٰ ثوبہ)...الخ.(الدر المختار علیٰ ردالمحتار، باب الحیض، مطلب فی أحکام المعذور: ۲۸۲/۱، ظفیر)

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

جب کہ بواسیر کی رساوٹ کسی وقت بند نہیں ہوتی تو یہ شخص معذور ہے اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز فرض کے وقت ایک مرتبہ وضو کرلے اور پھر اسی وضو سے اس وقت کے اندر اندر جتنی چاہے نمازیں اور قرآن شریف پڑھے سب درست ہونگی اگر چہ رساوٹ جاری رہے اور کپڑے بھی خراب ہوں، البتہ جب دوسری نماز کا وقت آیا تو یہ وضو کافی نہ ہوگا دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔ **کذا فی الهداية والدر المختار وغيره.** (۱) **واللّٰه تعالیٰ أعلم** (امداد المفتین: ص ۲۴۶)

مرض بواسیر والے کا کپڑا دھونے والا کوئی نہ ہو تو کیا کرے:

سوال: ایک شخص مرض بواسیر میں مبتلا ہے ہر وقت مسّے باہر نکلے رہتے ہیں۔ گھڑی گھڑی انگلی سے دبا کر اندر کرتا رہتا ہے اور نیز فوطہ پر پھوڑا نکلا تھا جو ٹوٹ گیا ہے، ایک سوراخ نیچے ہوا ہے اور دوسرا اوپر ہے۔ دونوں ہر وقت جاری رہتے ہیں اور جب ہوا کھلتی ہے تو نیچے والے سوراخ سے بھی نکلتی ہے لنگی بدل کر نماز پڑھتا ہے۔ جب بھی نجاست سے کچھ نہ کچھ کپڑے آلودہ ہوجاتے ہیں، اور مریض کے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں جو ہر وقت کپڑے دھو سکے، ایسی صورت میں مریض نماز کس طرح ادا کرے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

مریض کے پاس اگر کوئی آدمی نہیں ہے تو وہ جہاں تک خود صفائی اور پاکی پر قادر ہو وہاں تک کرے اس کے بعد خدا تعالیٰ کے عفو و کرم پر نظر رکھے۔ (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی: ۲/۲۷۲)

بواسیر کی مستقل رساوٹ پر وضو:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کو بادی بواسیر ہے، جس کی وجہ سے ہر وقت رساوٹ رہتا ہے، جس کا روکنا ناممکن ہے، اس صورت میں ادائیگی نماز کی کیا صورت ہوگی کہ استنجا کرنے کے بعد پھر ناپاک ہوجاتا ہے اور ادھر ادھر رساوٹ لگ جاتی ہے اور کپڑا ابھی روپیہ سے زیادہ پلید ہوجاتا ہے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

ابتدا میں صاحب عذر ہونے کے لیے ضروری ہے کہ تمام وقت نماز میں اس کو اتنا وقت نہ ملے کہ وضو کر کے نماز، بلا

(۱) (وصاحب عذر من به سلس) بول لايمكنه إمساكه ... الخ. (الدر المختار، مطلب فى أحكام المعذور: ۱/۲۸۰، انیس)

(۲) فى التاتارخانية: الرجل المريض إذا لم تكن له امرأة ولا أمة وله ابن وأخ وهو لايقدر على الوضوء، قال: يوضئه ابنه أو أخوه غير الاستنجاء فإنه لايمس فرجه ويسقط عنه، والمرأة المريضة ... ولايخفىٰ أن هذا التفصيل يجرى فى من شلت يداه لأنه فى حكم المريض. (ردالمحتار: ۱/۳۴۱، فصل فى الاستنجاء وكذا فى التاتارخانية: ۱/۱۰۴، كتاب الطهارة، انیس)

ہونے اس عذر کے، پڑھ سکے پس اگر ایک بار بھی ایسا وقت آچکا ہے کہ اس کو اتنا موقع نہیں ملا کہ تمام وقت نماز میں، بدوں اس عذر کے وجود کے، نماز پوری کر سکا ہو تو وہ معذور ہوگا۔ اس کو ایک وضو سے تمام وقت نماز میں نماز فرض، سنن ونفل پڑھنا درست ہے اور جب وقت نکل گیا وضو اس کا باقی نہ رہا پھر وہ شخص اس وقت تک معذور رہے گا کہ تمام وقت نماز میں ایک ہی بار ہی اس کو عذر مذکور واقع ہو جاوے بہر حال وقت نکلنے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ دوسرے وقت کے لیے پھر تازہ وضو کرنا چاہیے۔

(وحكمه الوضوء)...... (لكل فرض)............(فإذاخرج الوقت بطل). (درمختار)(۱)

کپڑے دھونے میں یہ تفصیل ہے، اگر یہ اندیشہ ہے کہ اگر کپڑے کو دھویا جاوے تو نماز سے پہلے ناپاک ہو جائے گا تو نہ دھونا درست ہے اور اگر سمجھتا ہے کہ نماز سے فارغ ہونے تک درہم سے زیادہ ناپاک نہ ہوگا تو دھونا چاہیے اور یہی حکم استنجا کا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود جلد اول: ۴۲۹۔۴۳۰)

مرض کی وجہ سے زخم لگوایا اور نماز کے پورے وقت تک خون جاری رہا تو کیا کرے:

سوال: کسی شخص نے فساد خون کو دفع کرنے کے لئے اپنی ساق میں ایسا زخم کرلیا کہ زخم کرتے ہی خون جاری ہو گیا اور پورا ایک وقت نماز کا خون جاری رہا۔ مگر زخم کو تازہ رکھنے کیلئے نیم کی لکڑی کی ایک چھوٹی سی گوٹی اس کے اندر داخل کر کے اوپر سے دو چار تہہ کپڑے کی ایک پٹی بھی باندھ لی جس کی وجہ سے کبھی کبھی خون یا پیپ جاری ہوتی ہے، کبھی دو تین وقت تک خون بند رہتا ہے اور کبھی ایک وقت کے اندر دو تین مرتبہ خون یا پیپ جاری ہوتا ہے۔ آیا یہ شخص معذور شمار کیا جائے گا یا نہیں؟

الجواب

درمختار میں ہے: **"(وصاحب عذر) الخ (إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة) بأن لايجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه خالياً عن الحدث....(وهذا شرط) العذر (في حق الابتداء، وفي) حق (البقاء كفىٰ وجوده في جزء من الوقت) ولو مرةً (وفي) حق الزوال يشترط (استيعاب الانقطاع) تمام الوقت (حقيقةً)، الخ". (درمختار)**(۲)

اس عبارت سے معذور کے متعلق جو کچھ تفصیل تھی ظاہر ہوگئی۔ پس ابتداءً جبکہ نماز کے ایک وقت کامل میں خون جاری رہا تو وہ شخص معذور ہو گیا اور پھر جب تک تمام وقت میں انقطاع حقیقۃً نہ ہوگا وہ شخص معذور ہی رہے گا اور معذور شخص غیر معذورین کا امام نہیں ہو سکتا۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۹۴/۱)

(۱) الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب في أحكام المعذور: ۳۰۵/۱، ۳۰۶، بیروت، انیس
(۲) الدر المختار علیٰ ردالمحتار، مطلب في أحكام المعذور: ۲۸۱/۱، ظفیر۔
(۳) ولاطاهر بمعذور. (الدر المختار علیٰ ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۴۱/۱، ظفیر)

زخم سے مواد رستا رہتا ہے اس حالت میں ظہر کے وضو سے عصر کی نماز جائز ہے یا نہیں:

سوال: میری پنڈلی میں ایک پھوڑا تھا جس میں سوراخ ہوکر مواد خارج ہوگیا وہ سوراخ ابھی باقی ہے اور اس میں سے رقیق مواد خارج ہورہا ہے، زخم کی شکل نہیں ہے سوائے شب اور صبح کے اس پر گیلی مٹی پلٹس کی طرح باندھی جارہی ہے۔ مٹی باندھ کر ظہر، عصر، مغرب کے واسطے وضو کرتا ہوں، عشا اور فجر کے وقت کپڑے کی گدی بنا کر باندھ دی جاتی ہے۔ تو ظہر کے وضو سے عصر کی، یا عصر کے وضو سے مغرب کی نماز پڑھ سکتا ہوں بلا پٹی کھولے جبکہ وضو باقی ہو؟

الجواب

اگر اس سوراخ میں سے ہر وقت کچھ کچھ مواد نکلتا رہتا ہے تو وہ شخص معذور ہے اس کو ایک وضو سے دوسرے وقت کی نماز پڑھنا درست نہیں ہے، وقت کے نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، دوسرے وقت کے لئے پھر تازہ وضو کرنا چاہئے۔

درمختار میں ہے: "(وحكمه الوضوء)...... (لكل فرض) الخ (فإذا خرج الوقت بطل)الخ". (۱)

اور معذور کی تعریف یہ ہے کہ ابتداءً اس کو ایسی نوبت آئی ہو کہ تمام وقت میں اتنی دیر کو بھی مواد نکلنا نہ رُکا ہو جس میں وضو کر کے نماز پڑھ سکے۔

درمختار میں ہے: "(وصاحب عذر من به سلس) بول الخ أوبعينه رمد الخ (أى ويسيل منه الدمع، شامى)(إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة) بأن لايجد فى جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلى فيه خالياً عن الحدث الخ (وهذا)...... (فى حق الابتداء، وفى) حق (البقاء كفىٰ وجوده فى جزء من الوقت) ولومرةً الخ". (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۹۴/۱-۲۹۵)

زخم سے خون مستقل رستا رہے:

سوال:۔ کسی صاحب کے بدن میں خون و مواد رستا ہے جس کی وجہ سے وہ ناپاک رہتے ہیں تو ان حالات میں وہ نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کا علاج آپریشن ہے لیکن وہ کمزور ہیں آپریشن ہو نہیں سکتا۔

هو المصوب

جب نماز کا وقت آئے اس وقت وضو کر کے نماز شروع کی جائے گی اور اس وضو سے اسی وقت کی تمام نمازیں ادا کر لی جائیں کہ خواہ دوران نماز خون اور مواد رستا ہو (۳) اگر اعضاء وضو پر زخم ہو، اور پانی ڈالنا ضرر رساں ہو تو اس حصہ

(۱) الدر المختار علیٰ ردالمحتار، باب الحیض، مطلب فی أحكام المعذور: ۲۸۱/۱-۲۸۲، ظفیر

(۲) الدر المختار علیٰ ردالمحتار، باب الحیض، مطلب فی أحكام المعذور: ۲۸۰/۱-۲۸۱، ظفیر

(۳) (ومن به سلس بول) وهومن لايقدرعلىٰ إمساكه (والرعاف) الدم الخارج من الأنف (والجرح الذى لايرقأ) أى لايسكن دمه من رقأ الدم سكن، وإنما كان وضوءه لوقت كل فرض لا لكل صلاة لقوله عليه السلام: "المستحاضة تتوضأ لوقت كل صلاة". (البحر الرائق: ج۱ ص۳۷۳)

پر پٹی باندھ لی جائے اور اس کے اوپر مسح کیا جائے۔(۱) بقیہ تمام اعضا جن پر پانی بہانا ضروری ہے، پانی بہایا جائے۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء، جلد اول، صفحہ ۲۱۹)

زخم کے اردگرد جمی ہوئی دوا کو ہٹانے کا حکم:

سوال زخم کے اردگرد بالکل قریب گندہ بروزہ پگھل کر تندرست جسم پر چمٹ جاتا ہے۔ اب اگر بوقت ہر وضو اس کو ہٹاتا ہے تو بلا مبالغہ وہ ہٹتا نہیں۔ یعنی چاقو وغیرہ سے ہٹانے کے بغیر دور نہیں ہوتا۔ اس طرح جلد پر کچھ خراش آجاتی ہے ورنہ دور نہیں ہوتا۔ یا پھر بوجہ قرب زخم کے زخم پر اثر پڑتا ہے، یا پانی کے اندر جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ اس طرح تندرست جسم سے خون یا پیپ کا چھیلنا واجب ہے یا نہ؟

۲: زخم کے اوپر درہم سے زیادہ پٹی تھی۔ زخم کا خون یا پیپ پٹی کے اوپر والے حصے میں ظاہر ہوا، اب اس پٹی کو دور کرنا واجب ہوگا یا نہ؟ حافظ نور الدین میواتی رائیونڈ۔

الجواب

ا: زخم کے قریبی حصے پر جو دوائی مانع نفوذ ماء جم گئی ہے اگر اس کے دور کرنے میں زخم کو نقصان نہ پہنچتا ہو تو اسے دور کرنا ضروری ہوگا۔ ورنہ نہیں، لیکن تکلف سے بچا جائے۔

۲: اگر زخم کے دیر سے اچھا ہونے کا اندیشہ اور غالب گمان ہو تو ایسی صورت میں پٹی اتارنا واجب نہ ہوگا اور اگر زخم بالکل درست ہو گیا ہے تو پٹی اتار دینی چاہئے۔(۲) فقط واللہ اعلم

بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، ۱۳۸۲/۶/۲۸ھ۔ الجواب صحیح: بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ (خیر الفتاویٰ: ۲/۱۳۱۔۱۳۲)

خون آلود پلستر کے ساتھ بوجہ عذر نماز پڑھنا درست ہے:

سوال: احقر کی بوجہ ایکسیڈنٹ پاؤں کی ہڈی ٹخنوں سے اوپر تک ٹوٹ گئی تھی پھر مجھے خیبر ہسپتال میں داخل کیا گیا مگر خون بالکل ظاہر نہیں ہوا تھا، اس لیے بندہ تیمّم سے بیٹھ کر نماز پڑھتا رہا، اس کے بعد پاؤں میں کچھ فرق تھا تو مجھے نشہ دے کے پاؤں میں دوبارہ اسٹیل کی کیل لگا کر پلستر کر دیا اور کافی خون بھی نکلا جو پلستر کے ساتھ چمٹ گیا تھا، اس لیے

---

(۱) (ویمسح) نحو (مفتصد وجریح علیٰ کل عصابة) مع فرجتها فی الأصح (إن ضره) الماء (أو حلها). (الدر المختار مع الرد: ۱/ص۴۷۱، باب المسح علی الخفین، المسح علی الجبیرة، مطلب فی لفظ کل، انیس)

(۲) قال العلامة ابن عابدین: فإن ضره الحل والغسل مسح الکل تبعاً وإلا فلا بل یغسل ماحول الجراحة ویمسح علیها لاعلی الخرقة مالم یضره مسحها فیمسح علی الخرقة التی علیها ویغسل حوالیها و ماتحت الخرقة الزائدة لأن الثابت بالضرورة یتقدر بقدرها کما أوضحه فی البحر عن المحیط والفتح. (رد المحتار علی الدر المختار: ص۲۰۵ جلد ۱، قبیل باب الحیض، انیس)

بندہ بوجہ خون آلودہ پلستر کے نماز پڑھنے سے معذور رہا، اب عرض یہ ہے کہ مجھ سے اسی طرح جو نمازیں قضا ہوئی ہیں، صحت یابی اور پلستر کھلنے کے بعد دوبارہ نمازوں کی قضا کروں گا؟ یا خون آلودہ پلستر کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہوں؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی عبدالواسع بلی ٹنگ کوہاٹ۔ ۲۱/شعبان ۱۴۰۳)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

پلستر اور پٹی سے جو نجاست چمٹ جائے تو وہ عفو ہے کیوں کہ اس کا دھونا ناممکن یا ضرررساں ہوتا ہے، آپ با قاعدہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (۱) وھوالموفق (فتاویٰ دیوبند پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم: ۱۱۲)

قعدہ اور سجدہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہو تو کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے:

سوال: ایک شخص کو بواسیر کی شکایت ہے وہ جب نماز پڑھتا ہے تو رکوع اور سجدہ کی حالت میں اور بیٹھنے کی صورت میں بھی ہمیشہ فضلہ خارج ہوتا رہتا ہے، ہاں جب تک وہ کھڑا رہتا ہے اس وقت تک یہ صورت نہیں ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں نماز کس طرح ادا کرے صرف کھڑے کھڑے نماز پڑھ سکتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اگر بیٹھنے کی کوئی ایسی ہیئت ہو سکتی ہو کہ اس میں فضلہ خارج نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ اشارہ سے ادا کرے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو حالت قیام ہی میں نماز پڑھے رکوع اور سجدہ کے لئے اشارہ کرے اگر پاخانہ کے مقام میں کوئی کپڑا وغیرہ لگانے سے فضلہ خارج نہ ہو اور کپڑے کی بیرونی جانب تک نجاست نہ پہنچے تو اس طرح نماز ادا کرے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۹/ جمادی الاولیٰ ۹۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۸۰/۲)

قعدہ اور سجدہ سے وضو ٹوٹ جائے تو کس طرح نماز ادا کرے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کا بیٹھنے اور سجدے

---

(۱) قال العلامة ابن عابدين: فإن ضره الحل والغسل مسح الكل تبعاً وإلا فلا بل يغسل ماحول الجراحة ويمسح عليها لاعلى الخرقة مالم يضره مسحها فيمسح على الخرقة التى عليها ويغسل حواليها و ماتحت الخرقة الزائدة لأن الثابت بالضرورة يتقدر بقدرها كما أوضحه فى البحرعن المحيط والفتح. (ردالمحتار علىٰ الدر المختار: ص۲۰۵ جلد ۱، قبيل باب الحيض. وهاب)

(۲) يجب رد عذره أو تقليله بقدرقدرته ولو بصلوٰته مؤمياً، الخ وفى الشامى: وكذا لو سال عند القيام يصلى قاعداً، الخ" (ردالمحتار، مطلب فى أحكام المعذور: ۲۸۳/۱، (ومنها القيام)..... (فى فرض).... (لقادرعليه) و على السجود فلوقدرعليه دون السجود ندب إيماء ه قاعداً وكذا من يسيل جرحه لوسجد وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه إذا قام أويسلس بوله .... الخ. (الدرالمختارمع رد المحتار: ۴۱۵/۱، باب صفة الصلوٰة، انيس)

سے وضوٹوٹ جاتا ہے اور رکوع وسجود سے بھی عاجز ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حالت قیام میں اشارہ سے نماز ادا کرے یا حالت استلقاء میں یا معذور شمار ہوگا؟ بینوا بالدلیل توجروا عند الجلیل۔

الجواب ـــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

ایسا مریض کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے استلقاء جائز نہیں، حالت قیام میں رکوع وسجود کے لیے اشارہ صحیح ہے۔

قال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: إنه لو لم يقدر على الإيماء قاعداً كما لو كان بحال لو صلى قاعداً يسيل بوله وجرحه ولو مستلقياً لا،صلى قائماً بركوع وسجود لأن الاستلقاء لايجوز بلاعذر كالصلوة مع الحدث فيترجح ما فيه الإتيان بالأركان كما في المنية وشرحها.(ردالمحتار:۱/۴۰۹)

قال ابن نجيم رحمه الله تعالىٰ:قوله (وخير إن طهر أقل من ربعه)يعني بين أن يصلي فيه وهو الأفضل لما فيه من الإتيان بالركوع والسجود وستر العورة الغليظة وبين أن يصلي عرياناً قاعداً يؤمي بالركوع والسجود وهويلي الأول في الفضل لمافيه من ستر العورة الغليظة وبين أن يصلي قائماً عرياناً بركوع وسجود وهودونهما في الفضل.وفي ملتقى البحار:إن شاء صلى عرياناً بالركوع والسجود أومؤمياً بهما إما قاعداً وإما قائماً فهذا نص علىٰ جواز الإيماء قائماً.(بحر:۱/۲۷۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (احسن الفتاویٰ:۲/۸۰-۸۱)

قطرہ آنے کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا مسئلہ:

سوال: مجھے بول کا عارضہ ہے، دن رات میں بیس پچیس مرتبہ پیشاب آتا ہے اور پائجامہ تر ہو جاتا ہے اس لئے وضو نہیں رہتا، نماز کے وقت تازہ کر لیتا ہوں مگر حالت نماز میں نشست وبرخاست سے قطرہ نکل جاتا ہے، ہر رکعت میں یہی حالت ہوتی ہے اس واسطے نماز بیٹھ کر ادا کرتا ہوں، ایسی حالت میں قطرہ نہیں نکلتا۔ اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں پیٹ زانو سے لگ جاتا ہے اور سجدہ کے وقت پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف نہیں ہوتیں بلکہ دونوں پیر بچھا کر بیٹھنے میں سکون رہتا ہے، سیدھا پیر کھڑا رکھ کر قعدہ میں بیٹھنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے اس لئے یہ نماز درست ہوتی ہے یا نہیں؟

الجوابــــــــــــــــــــــــــــــــ

درمختار میں ہے:

"يجب رد عذره أو تقليله بقدر قدرته ولو بصلوته مؤمياً،الخ وفي الشامي: وكذا لو سال لو عند القيام يصلي قاعداً،الخ".(۱)

پس صورتِ موجودہ میں آپ کو نماز بیٹھ کر پڑھنا درست ہے جبکہ اس سے قطرہ بند رہتا ہے اور سجدہ کے وقت اگر

(۱) ردالمحتار،فصل أحكام المعذور:۱/۲۸۳،ظفیر

بضرورت مذکورہ انگلیاں قبلہ کی طرف نہ ہوں تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے، جس طرح سہولت ہو اور قطرہ بند ہو اسی طرح کریں اور نماز پڑھیں۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۸۹/۱۔۲۹۰)

پیشاب ٹپکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنی چاہئے:

سوال: ایک آدمی کھڑے کھڑے نماز پڑھے تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں۔ اور بیٹھنے میں یہ چیز نہیں ہے تو یہ آدمی کھڑے کھڑے نماز پڑھے یا بیٹھ کر؟

الجواب

ایسا آدمی بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۲) (فتاویٰ سراجیہ: ص ۱۹) فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۹۵/۱)

رکوع سجدہ کرنے سے ریح خارج ہو جاتی ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: مجھے سخت ریاحی تکلیف ہے نماز میں جب رکوع اور سجدہ میں جانا ہوتا ہے اور پیٹ پر دباؤ پڑتا ہے تو پیٹ پر دباؤ کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ میں نماز کس طرح ادا کروں اس کی بڑی فکر رہتی ہے۔ احقر کی رہنمائی فرمائیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

پیٹ پر دباؤ آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو آپ اس طرح نماز ادا کریں کہ پیٹ پر دباؤ نہ آئے اور وضو کی حفاظت ہو سکے۔ اگر رکوع اور سجدہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہو تو آپ بیٹھ کر رکوع وسجدہ کا اشارہ کر کے نماز ادا کریں۔(۳) سجدہ کا اشارہ رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکا ہوا ہو۔

درمختار میں ہے:

(ومنها القيام)..... (فى فرض)....(لقادرعليه)وعلى السجود فلوقدرعليه دون السجود ندب إيماء ه قاعداً وكذا من يسيل جرحه لوسجد وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه إذا قام أويسلس بوله ....الخ. (الدرالمختارمع رد المحتار: ۴۱۵/۱، باب صفة الصلوة)

---

(۱) (ومنها القيام).....(فى فرض)....(لقادرعليه)و على السجود فلوقدرعليه دون السجود ندب إيماء ه قاعداً وكذا من يسيل جرحه لوسجد وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه إذا قام أويسلس بوله ....الخ. (الدرالمختارمع رد المحتار: ۴۱۵/۱، باب صفة الصلوة، انيس)

(۲) يجب رد عذره أوتقليله بقدرقدرته ولوبصلوته مؤمياً.... (الدرالمختارمع رد المحتار: ۴۱۵/۱، باب صفةالصلوة، انيس)

(۳) ایضا حاشیہ نمبر: ۲۔

طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:

قال فی الفتح: رجل بحلقه جراح لایقدرعلی السجود ویقدر علٰی غیره من الأفعال یصلی قاعداً بالإیماء ولوقام وقرء ورکع ثم قعد وأوما للسجود جاز والأول أولٰی.(ص ۲۳۵، باب صلوٰة المریض) فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ:۲۱۴/۸)

پیشاب ٹپکتا ہوتو سوتے ہوئے اشارہ سے نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال: کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے نماز پڑھے تو قطرے ٹپکتے ہیں اور چت لیٹ کر سونے میں یہ عذر نہیں ہے تو نماز کس طرح پڑھے؟

الجواب ــ

اس صورت میں سوتے سوتے اشارہ سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ کھڑے کھڑے نماز پڑھے۔(۱) (نفع المفتی والسائل ص ۹۸) فقط (فتاویٰ رحیمیہ ۱۹۵/۱)

مریض کے ناپاک کپڑے بدلنا مشکل ہوتو ویسے ہی نماز پڑھے:

سوال: ہسپتال میں بدن اور کپڑوں کی طہارت کبھی تو یقینی طور پر نہیں ہوتی اور کبھی نامکمل اور مشتبہ ہوتی ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں بہر حال نماز پڑھ لینی چاہئے یا قضا کردی جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

ایسے مریض کو اسی حالت میں نماز پڑھ لینا چاہئے۔

مریض تحته ثیاب نجسة وکلما بسط شیئاً تنجس من ساعته صلی علٰی حاله وکذا لولم ینجس إلا أنه یلحقه مشقة بتحریکه. (ردالمحتار: ۵۶۳/۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۴ محرم ۹۵ھ (احسن الفتاویٰ: ۷۵/۲)

حالت عذر میں نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں:

سوال: مرض جریان وغیرہ سے ایک شخص مجبور ہے اور طاقت زائل ہوتی رہتی ہے، آیا ایسی حالت میں بھی وہ احکامِ دین نماز وغیرہ ادا کرسکتا ہے یا نہیں؟

---

(۱) **قال ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالٰی: إنه لولم یقدرعلی الإیماء قاعداً کما لوکان بحال لوصلی قاعداً یسیل بوله وجرحه ولومستلقیاً لا، صلی قائماً برکوع وسجود لأن الاستلقاء لایجوز بلا عذر کالصلوٰة مع الحدث فیترجح ما فیه الإتیان بالأرکان کما فی المنیة وشرحها.(ردالمحتار :۷۰۹/۱، انیس)**

الجواب

اسی حالت میں سب کام کرے۔معذور کا مسئلہ بھی فقہ میں موجود ہے، جو شخص معذور ہو وہ وقت کے اندر نماز ایک وضو سے پڑھ سکتا ہے اور تلاوت قرآن شریف اور درود شریف وتسبیح وغیرہ درست ہے، جب وقت نکل جاوے گا وضو نہ رہے گی۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۲۹۲/۱)

کپڑا اور بدن کی پاکی سے معذور کے لیے نماز کا حکم:

سوال: میں ایک ہفتہ سے بخار اور کھانسی،نزلہ زکام میں مبتلا ہوں، میرا چھوٹا بچہ صرف پانچ مہینہ کا ہے جو ہر روز رات کے وقت پیشاب سے میرا جسم ناپاک کر دیتا ہے، باوجود حفاظت کے بھی اس کی نجاست سے بچنا غیر ممکن ہے، بیماری سے قبل میں ہر روز جسم کے ناپاک حصہ کو گرم پانی سے پاک کر لیا کرتی تھی اور کپڑے بدل کر نماز پڑھ لیا کرتی تھی ،لیکن جس دن سے میں بیمار ہوئی ہوں بدن کو پاک کرنے سے مجبور ہوں ،ایک دو روز ایسی حالت میں بھی پاک کیا تو بیماری نے طول پکڑ لیا، چھوٹا بچہ بھی بیمار ہو گیا ،اب میں جناب کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ ایسی حالت میں تیمّم جائز ہے یا نہیں ،اور اگر تیمّم کیا جائے تو کس طرح، آیا مٹی پر ہاتھ مار کر جسم کے ناپاک حصہ کو مل لینا کافی ہے یا صرف غسل و وضو کا تیمّم کر دوں ،اس شش و پنج میں میری کئی روز سے نمازیں قضا ہو رہی ہیں ،جس سے میری طبیعت سخت پریشان ہے، ایک ایک وقت کی نماز چھوٹنے سے دل بے قرار ہے، باقی کیا عرض کروں؟

الجواب

ایسی حالت میں نماز ہرگز قضا نہ کریں ، بلکہ ناپاکی سے بچنے کی پوری تدبیر کریں، بچہ کے رات کو لنگر باندھ دیا کریں، اس سے ناپاکی ماں کے اوپر نہ آئے گی ،اور اس کے بعد بھی تھوڑی بہت ناپاکی لگے تو اگر گرم پانی سے پاک کرنا مضر نہ ہو تو گرم پانی سے دھوئیں ،اور یہ بھی مضر ہو تو اسی طرح نماز پڑھ لیں نماز درست ہو جائے گی ،اور کپڑوں کا یہ انتظام کیا جائے کہ نماز کے واسطے ایک پاک جوڑا الگ رکھ لیں جو صرف نماز کے وقت پہن لیا، پھر اتار دیا، اور یہ ممکن نہ ہو تو کپڑوں کی ناپاکی کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کریں، جب کہ دھونا اور بھیگا کپڑا بدن پر رہنا مضر ہو۔

قال فی شرح المنية: إن الرجل (وفی حكمه المرأة) إذا كان علٰی جسده نجاسة وهو مسافر قيد به باعتبار الغالب وإلا فلا فرق بين المسافر وغيره وليس معه ماء أومائع مزيل

(۱) (إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة) بأن لايجد فی جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلی فيه خالياً عن الحدث الخ (وحكمه الوضوء) ......لكل فرض، الخ.(الدر المختار علٰی ردالمحتار،مطلب فی أحكام المعذور :۲۸۱/۱،ظفیر)

أو كان معه وهو يخاف العطش (وفى حكمه ازديا د المرض) حالاً أومآلاً علىٰ نفسه أوعلىٰ من تلزمه مؤنته فإنه لايلزمه إزالة عين النجاسة ويجوزله أن يصلى بها(۱۹۵) والله اعلم

۲ / شعبان ۴۵ھ ہج. (امدادالاحکام جلداول ص۳۷۴ تا ۳۷۵)

نامردی کی وجہ سے طلاء استعمال کرتا ہے اور ڈاکٹر پانی سے بالکل منع کرتا ہے تو وہ نماز کیسے پڑھے:

سوال: کوئی شخص مرض سستی کی وجہ سے طلائے نامردی استعمال کرتا ہے اور پانی لگانے سے طبیب منع کرتا ہے، بلکہ شراب سے عضوتناسل کو دھلواتا ہے۔ اس صورت میں وہ استنجا کرنے اور حالت احتلام میں غسل کرنے سے مجبور ہے۔ وہ نماز کس طرح ادا کرے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

دوا کرنا، حرام اور نجس چیز کے ساتھ اس وقت درست ہے کہ طبیب مسلم حاذق یہ کہے کہ اس دوا میں شفا ہے اور اس کا بدل دواءِ حلال سے نہ ہوسکے:

قال فى النهاية: وفى التهذيب: يجوزللعليل شرب البول والدم والميتة للتداوى إذا أخبره طبيب مسلم أن فيه شفاءه ولم يجد من المباح مايقوم مقامه، إلخ. (۱)

پس اگر شرط مذکور پائی جاوے تو استعمال شراب کا بغرض صحت درست ہے اور نماز بھی اس حالت میں درست ہے، ورنہ درست نہیں۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۹۳/۱، ۲۹۴)

جس کا کان بہتا ہو، اس کے وضو اور نماز کا حکم:

سوال: زید کا کان ہمیشہ بہتا رہتا ہے، اس حال میں اس کی نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰه التوفيق

جس شخص کو کان بہنے کا عارضہ ہے اور ہر وقت کان بہتا ہے، اس کو ہر وقت کی نماز کے لئے تازہ وضو کرنا چاہئے، جب تک اس نماز کا وقت رہے گا کان بہنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، نماز کا وقت ختم ہوتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی۔ ۹/۲۵۔ ۱۳۷۱ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ جلد دوم صفحہ ۱۷)

---

(۱) ردالمحتار، باب المتفرقات، فى كتاب البيوع) جلد: ۲۹۸/۴، ظفیر

(۲) (وصاحب عذرمن به سلس) بول لايكمنه إمساكه (أو استطلاق بطن أو انفلات ريح أو استحاضة) أوبعينه رمد أوعمش أوغرب، وكذا كل مايخرج بوجع ولومن أذى وثدى وسرة(إن استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة) بأن لا يجد فى جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلى فيه خالياً عن الحدث...... (وحكمه الوضوء)لاغسل ثوبه ونحوه(لكل فرض)......(ثم يصلى)به(فيه فرضاً ونفلاً ......(فإذا خرج الوقت بطل). (الدرالمختارعلىٰ هامش رد المحتار، مطلب فى أحكام المعذور: ۵۰۴/۱، ۵۰۵)